رجسٹری شدہ

پشتو گرامر

یعنے

قواعد صرف و نحو زبان افغانی

مسمّٰی بہ

وافیہ - درجواب شافیہ و کافیہ

جسکو

قاضی پیر احمد شاہ رضوانی پشاوری منشی فاضل و مولوی فاضل وغیرہ اورینٹل ٹیچر
نورمل سکول راولپنڈی نے

بغرض خوشنودی خاطر عاطر

عالیجناب کرنل ہالرایڈ صاحب بہادر۔ ڈایرکٹر ممالک پنجاب وغیرہ واسطے

افادہ

طلبائے زمینداری کلاس متعلقہ نورمل سکول راولپنڈی۔ و پنجابی مدرسان اضلاع سرحدیہ و امیدواران امتحان پنجاب یونیورسٹی کالج۔ و معلمین صاحبان یورپین وغیرہ شائقین پشتو زبان کے تصنیف کیا۔

مطبع فرانٹیر ایکسچینج پریس صدر بازار راولپنڈی
مین باھتمام سید امام علی شاہ مینیجر کے
طبع ہوا۔

قیمت فی نسخہ ۱۲ ار تعداد جلد ۰۰

تیہ تنقیح اعلان

چونکہ گورنمنٹ کی توجہات سے پشتو بھی علمی زبان ہو رہی ہے - اور روز بروز اسکا رواج ہوتا جاتا ہے - چنانچہ پنجاب یونیورسٹی کالج کے امتحانات میں بھی وہ داخل کیگئی ہے اور اب کے سال سے سرکاری نورمل سکول میں بھی اسکی تعلیم جاری ہو گئی ہے - اور صاحبان یوروپین کیلئے تو اضلاع سرحدیہ میں کئی سال پہلے سے لازمی تھی - اور اسکے سیکھنے کا کوئی عمدہ سامان موجود نہ تھا - اسلئے یہ کتاب بغرض رفع ضرورات متعلقہ بڑی جانفشانی - اور عرقریزی سے تصنیف کر کے شایقین اور قدردانوں کی خدمت میں پیش کیجاتی ہے -

میں ادّعا کہہ سکتا ہوں کہ یہہ کتاب بہیئت مجموعی پشتو زبان کے سیکھنے والوں کے واسطے بمقابلہ اِن کتابوں کے جو ابتک اس فن میں تصنیف ہو چکی ہیں - سب سے عمدہ کتاب ہے ڈاکٹر بلیو - مسٹر ووغن و ریورٹی وغیرہ مصنفین متقدمین کی گرامریں جن میں سے ہر ایک کی قیمت دس پندرہ روپیوں سے کم نہیں - اِن سب کے مضامین اور مطالب کے علاوہ بہت سی اور مفید باتیں اور عمدہ عمدہ اصول اور کلیات ایسی طرز پر جس سے اس زبان کے استحصال میں کافی مدد مل سکے اس کتاب میں بعبارت اُردو لکھی گئی ہیں تاکہ اسکے پڑھنے سے غیر قوموں کو پشتو اور افغانوں کو اردو زبان میں بخوبی مہارت پیدا ہو جاوے -

شرائط

بیس سے پچاس جلد تک کے خریدار کو دس روپیہ اور پچاس سے سو جلد تک کے خریدار کو بیس روپیہ اور سَو سے اوپر کے خریدار کو پچیس روپیہ بحساب فیصدی کمیشن ملے گا - اور محصول سب صورتوں میں بذمہ خریدار ہوگا -

تنبیہ

(۱) جس کتاب پر مصنف کا قلمی دستخط نہوگا وہ مال مسروقہ تصور کیا جاویگا -
(۲) کوئی شخص اس کتاب کے ترجمہ اور تلخیص اور اختصار اور طبع کا مجاز نہیں -

فہرست مضامین

سبحانہ ما اعظم شانہ

چونکہ اکثر افسران سول اور ملٹری و منصبداران اہل سیف و قلم دلازمان اضلاع سرحدیہ ونجار و معاملہ داران بلا دافغانیہ خصوصاً اُن پنجابی مدرسوں کیلیئے جو نورمل سکول راولپنڈی کا امتحان پاس کرکے ضلع ہزارہ۔ پشاور۔ کوہاٹ۔ بنوں۔ ڈیرہ جات میں افغانونکی تعلیم کیلیئے مقرر ہوکر جاتے ہیں۔ پشتو زبان کا سیکھنا اشد ضروریات سے ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ کسی قوم کے خیالات اور مطالب کا سمجھنا بغیر اُنکی زبان جاننے کے متعذر ہے۔ اور تھوڑی دیر کے اندر بڑی سہولت کے ساتھ بوجہ کامل اور صحیح طور پر کسی زبان خصوصاً پشتو کا جاننا جو ایک وحشی اور غیر مانوس زبان ہے۔ بغیر اسکی گرامر کے ممکن نہیں۔ اور حالانکہ اب تک پشتو زبان کی کوئی ایسی گرامر جو کہ قابل اطمینان اور تسکین بخش خاطرِ مشتاقاں ہو۔ تصنیف نہیں ہوئی تھی۔ کیونکہ مُلّایان افغان جو شرح مُلّا اور شافیہ ازبر کر لیتے ہیں بسبب کثرۃ الشواذ والنوادر اپنی زبان میں کسی طرح کا اجرا کرکے کوئی قاعدہ ایجاد نہیں کر سکے۔ اور جو معلّمین صاحبان یورپین کو امتحانات درجہ **ہائی پروفیشنسی** وغیرہ کے لیئے پشتو زبان پڑہاتے رہے۔ اُنہوں نے لیت و لعل سے اپنی میعاد پوری کرکے بمفحوائے پول گیر و بگریز۔ اِس خصوص میں بالکل سعی نہ کی۔ اور

مصنفین یوروپین کو جو زباندانی اور گرامر نویسی کے شائق ہیں - خود ماخذ اور مبادی سلف
یسّر نہوئی جس سے ربط و ضبط اور تصرف و تحرف کے بعد ایک عمدہ کتاب بنا لیتے -
ستبرؤ وعن اور ریورٹی - کی گرامریں - اور نیز ڈاکٹر بلیو صاحب کی گرامر جو جنگ
انبیلہ کے بعد ۱۸۶۴ء امیلادی سے شروع ہو کر دس سال کے عرصے میں بنائی گئی
تھی - وہ سب اُن ہی کے خیالات اور معلومات کے مطابق نہیں - جو اُسوقت کی اقتضا
کے موافق ایک خاص گروہ کی محدود استفادہ کیلئے فی الجملہ کارآمد ہو سکتی نہیں - بعض کم مادہ
اور بے سواد پشتونوں نے جو چند غیر مربوط قواعد قلمبند بھی کئے - تو انکا یہہ حال ہے - کہ
مفعول کی جگہ فاعل اور ماضی مطلق کی جگہ بعید کے صیغے لکھدئے - ع نہ ہر کہ سر
تراشد قلندری داند ✤ اسلئے یکم اکتوبر ۱۸۸۹ء کو حسب منظوری گورنمنٹ پنجاب نورمل
سکول راولپنڈی میں پشتو زمینداری کلاس بنائی گئی - اور اسکی تعلیم اور تکمیل بھی حسب
تجویز لالہ ساگر چند صاحب بی - اے سابق انسپکٹر علاقہ راولپنڈی میرے سپرد ہوئی
اور شاگردان بیدار مغز و طالبان مطالب نغز نے ہر ایک لفظ پر علمی تحقیق و تدقیق جو
شرط زباندانی ہے شروع کی تو مینے اس زبان کی گرامر بنانے میں بغرض استحصال
خوشنودی مزاج عالیجناب کرنل ہالرائیڈ صاحب بہادر ڈایرکٹر ممالک
پنجاب و تتمیماً لفوائد الطلاب پوری کوشش کر کے بہت تتبع و استقراء اور کمال اقتفا
و اقتدا کے بعد السنہ متعارفہ کے اصول کے مطابق حذو النعل بالنعل با ضافہ مباحث مختصہ
بہا اسکی تکمیل کردی - اس زبان کی گرامر لکھنے کا کچھ ایسی آسان بات تو نہ تھی ورنہ اب تک
بہت لوگ لکھہ لیتے - اور اسکا سبب یہہ ہے - کہ بہت باتیں اس میں اس قسم کی ہیں جو
اسی زبان سے مختص ہیں جنکے اصول بیان کرنے کے لئے بہت کچھہ سوچنا پڑتا تھا - ع
دلا تو دادیدہ خود کہ ہیچ آسان نیست ✤ کہ با بدام در آوردہ ایم عنقا را
یہہ صرف گرامر ہی نہیں - بلکہ اسکے پڑھنے سے پوری زباندانی حاصل ہوتی ہے -

تمہید

واضح ہو کہ پشتو زبان کی فروعات اور شعبات اگرچہ اور زبانوں کی نسبت زیادہ ہیں۔ اور بہ اختلاف طبقات و خیلات و حدود و جہات اسمیں فی الجملہ نوعی اختلافات پائی جاتے ہیں۔ لیکن سب سے فصیح اور صحیح اور شُستہ زبان جسمیں صاحبان انگریز کے امتحانات ہوتے ہیں اور جسمیں بہت سی علمی اور دینی کتابیں اور قصص اور تاریخیں لکھی گئی ہیں۔ وہ افغانان علاقہ پشاور یعنی یوسف زائی خلیل و مہمند اور اُن خٹکوں کی زبان ہے جو علاقہ پشاور میں متوطن ہیں اور یہی اصل اور معتنی بہ شمار کیجاتی ہے۔ افریدی۔ کرباچ۔ بنوسی۔ غلجی۔ وزیری وغیرہ اہل جبل و تلل تو ہونکی زبان نہایت ہی دُرشت و کرخت اور رکلفت و زحمت ہی۔ کیونکہ اُسمیں حذف و اہمال و قلب و ابدال و غرابت و وحشت زیادہ پائی جاتی ہے۔ وَلِکُلِّ قَوْمٍ لُغَۃٌ تَخُصُّہُمْ لَایَعْلَمُہَا اِلَّا اللّٰہُ۔ مگر چونکہ پہلی پہلی پشتو کی کتابیں خٹکونکی زبان میں لکھی گئی ہیں۔ اور زیادہ تر ملک خوشحال خاں صاحب دیوان۔ و ملک الشعرائے طبقہ افغان کے عہد سے (جو اس زبان کا بڑا مشہور شاعر اور نامی سخنور ثانی اثنین سعدی و ہومر تھا) اس زبان میں تصنیف و تالیف کا رواج ہوا ہے۔ اسلئے بحکم (اَلْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ) اس زبان کا رسم الخط اور طرز تحریر الی یومنا ہذا افغانان خٹک کے لہجے کے موافق جاری رہا۔ اور تمام متاخرین نے (خواہ اُنکا تلفظ کلیتہً اس کتابت کے موافق نہیں) صرف اپنی کتابت اُنہی اصول اور اشکال مخصوصۂ منقولہ پہ مبنی کرکے بغرض عمومیت و شمولیت للطرفین اسمیں کچھ تصرف نہیں کیا۔ کچھ شک نہیں کہ اگر اُسمیں ماخذ اور اصلیت کا لحاظ نہوتا تو یہ تقلید اور تتبع جو من قبیل لزوم مالایلزم ہے۔ چنداں ضروری نہ تھی۔ لیکن چونکہ بہ مرور دہور و مضی سنین و شہور اب یہ ایک طرح کی اصطلاح ٹہرائی گئی و لامناقشۃ فی الاصطلاح۔ اسلئے اسکے تغیر و تبدیل میں بھی کوئی فایدہ معتد بہا نظر نہیں آتا۔ بناءً علے ہذا ناچار اُنہی اصول کو الآن کمان مسلم و برقرار رکھکر تمام رسم الخط اور طرز کتابت اسلاف کے مطابق ہی ہوگا۔ اور اسی پر صحت و تغلیط کا مدار رہیگا۔

رسم الخط افغانی بلحاظ اصلیت و مواقع استعمال حروف مخصوصۃ الشکل

نمبر	نام حروف مخصوص الاشکال	افغانی	اردو زبان کے مشابہ الصوت حروف	مثال	اصلیت و مواقع استعمال
۱	ټ		ٹ	غټ	تائے معقودہ کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔
۲	ډ		ڈ	ډک	دال معقودہ کی ″ ″
۳	ړ		ڑ	لاړ	رائے معقودہ کی ″ ″
۴	ځ - څ		ز	ځائ	جسکا اصل جیم تازی افغانی الاصل یا منقول از فارسی ہو۔
۵	ژ		ج	ژبہ	جسکا اصل تلفظ زی - ژ) کا مجموعہ ہو۔
۶	ږ		گ	بزبیره	جسکا اصل ژ افغانی اور کاف عجمی کا مجموعہ تلفظ ہو۔
۷	ګ		گ	ګلہ	عام کاف عجمی کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ اگر آخر کلمہ میں ہو تو اسکی شکل یوں ہوتی ہے۔ ګ۔
۸	څ		س ث	څوك	جو فارسی الاصل جیم فارسی ہو۔ یا خاص پشتو لفظ۔
۹	ښ ٭		خ	خوښ	جو اصل میں فارسی کا شین ہو۔ تفرقہ مابین کیلئے اسکی یہہ شکل ہوتی ہے۔
۱۰	کښ		کِ	پہ کښ	اصل میں کش یعنے دو حرفوں کا مجموعہ ہے۔
۱۱	ڼ		ن	باڼزه	نون غنہ ہے۔ صرف خٹکوں کے لہجے میں یوں لکھا جاتا ہے۔

حرکات و سکنات و ما یتعلق بہا

(۱) **عامل**۔ وہ ہے جسکے سبب اواخر کلمات میں کچھ تغیر پیدا ہو۔ مثلاً حرف ندا وغیرہ۔

ف ۱ ٭ تمام فارسی الاصل الفاظ جن میں شین ہو اور نیز وہ افغانی الفاظ جنکو خٹک شین سے پڑھتے ہیں تو دونو اس شکل سے مکتوب ہونگے۔ نہ یہ کہ جسکا تلفظ خ ہوگا وہ اس سے لکھا جائے گا۔ ۱۲

(۲) **ناصب** - وہ عامل ہے جسکے سبب کسی کلمہ کے اخیر نصب یعنی زبر پڑہی جاتی ہے -
(۳) **اعراب** - وہ حرف یا حرکت ہی جو کسی عامل کے اقتضا سے کسی اسم کے اخیر پڑہی جاوی -
(۴) **ٹکی** - نقطے کو کہتے ہیں -
(۵) **غوُرْوَندی** - یا **غورَندی** سکون یا جزم کو کہتے ہیں -
(۶) **پیش** - پیش یا ضمہ کو کہتے ہیں -
(۷) **زْوَرْ** - زبر کو کہتے ہیں -
(۸) **زیر** - کسرہ کو کہتے ہیں -
(۹) **شدّ** - تشدید کو کہتے ہیں -
(۱۰) **حرکت بین بین** وہ ہی جو حرکات ثلثہ اور سکون چاروں کے بیچ بیچ ادا ہوتی ہے - اسکا تلفظ نہایت ہی صعب ہے - مثلاً شُل (بیس) کے شین - اور سٹیک (منکا) کے سین اور پ کی حرکت - اسکی علامت اکثر ایک امزہ یعنے (ء) ہوتا ہی - اور کبھی کچھہ نہیں لکھتے - اسکی نظیریں اُردو اور انگریزی میں بہت ہیں مثلاً لفظ پیاز کی (پ) اور لفظ سکول کے سین کی حرکت - یعنی نہ تو پوری حرکت ہی اور نہ سکون کیونکہ ابتدا بساکن محال ہے اسواسطے اکثر لوگ بسبب عدم قدرت ادا جو مستلزم ثقل ہے انکے اوّل الف بڑہا کر غلط بولتے ہیں -

القاب حروف

اکثر وہ القاب جو عربی اور فارسی میں حروف کیلئے آتے ہیں وہ پشتو میں بھی علی العموم پائی جاتے ہیں مشہور اور متعارف اور عامہ کے بیان کرنیکی یہاں ضرورت نہیں - بالتخصیص جو کسی خاص معنے سے پشتو زبان میں آتے ہیں وہی یہاں بیان کیجاتی ہیں تاکہ لاطائل اطناب نہو - وہ یہہ ہیں -
(۱) **نون ترنّم** - وہ نون زایدہ ہی جو بعض صیغوں کے آخر اسجاع اور زیادہ تر مصارع میں بغرض تتمیم وزن لایا جاتا ہے - یہ عربی اشعار میں آتا ہے - مثلاً نون لفظ کوینّ اس شعر میں - ؎

دغرہ لہ سرہ می راہوپ کر بودی لگیادہ شر مخان جو نیان کوینّ

یہہ نون اکثر مفتوح ہوتا ہے - اور کبھی اسکے آخر (ہ) بھی زیادہ کر دیتے ہیں -

(۲) نون غُنّہ - وہ نون ہے جو اقصائے خیشوم یعنی نتھنے میں ادا ہوتا ہے - جیسے لفظ رکونہ ہیں

(۳) واو وصل - وہ واو مفتوح زایدہ ہے جو خاص ٹھکونکی بول چال میں بعضے موقع پر کلمات کے اوّل آتی ہے - جیسے - وَخہ کاندِ (کیا کرتا ہے) وَچاد بارہ (رکھنے واسطے) وچاؤ (رکھنے کو) وغیرہ ہیں -

(۴) واو جمع - وہ واو مجہول ہے جو بحالت جمعیت آخر اسما لاحق ہوتی ہے - جس صورت میں جمع کا صیغہ فاعل فعل متعدی ماضی میں مستعمل بحروف متغیرہ ہو مثلاً سرو کار - سرو ولیدم میں سرو کی واو - اصل میں یہہ سریو ہے - چنانچہ بعض قومیں اسکو اصل کے موافق استعمال کرتی ہیں -

(ف) یہہ واو جس حالت میں کہ اسم کے آخر ہائے مختفی ہو منفرد لکھی جاتی ہے - اور تب اسپر ایک ہمزہ بھی زور کیلئے لگایا پایا جاتا ہے مثلاً دجملۂ وخلفو - دھمہ ؤ وارو -

(۵) واو تجرید - وہ واو مضموم ہے جو استمراری صیغوں پر داخل ہوکر انکو مجرّد اور موقت بنا دیتی ہے - جیسے کورہ اور وکورہ -

(۶) واو الحاقی - وہ واو مضموم ہے جو اکثر افعال پر بغیر زیادت کسی خاص معنے کے زاید ہوکر جزو بلا انفک بنجاتی ہے جیسے ولید - وُکوت - وغیرہ ہیں -

(۷) ھائے خفی - وہ ساکن ہ ہے جسکی پہلی حرکت بین بین ہو جیسے خرہ (بہت سو گدہے) غلۂ (بہت سے چور) وغیرہ ہیں -

(ف) اسمیں اور ہائے مختفی میں یہہ فرق ہے کہ اسکا ماقبل مفتوح ہوتا ہے - جیسے لفظ تخنہ - اور بنخہ - ہیں -

(۸) یائے مُلیَّنہ - وہ یائے ساکن ہے جسکا ماقبل مفتوح ہو اور نرم پڑہی جاوے - جیسے لفظ (گنا) اور سری (آدمی) کی (ی) -

(۹) یائے مثقلہ - وہ یائے مشدد ہے جسکا ماقبل مفتوح ہو اور زور سے پڑہی جاوے - امتیاز کیلئے

کبھی اُسپر ایک امزہ بھی لکھا جاتا ہے شلاً لکئ (دُم) سپڈئ (کتیا) کی (دی)

(۱۱) حرف مُبْهَم وہ حرف ہی جسپر حرکت بین بین ہو۔ اِسکی علامت اکثر ایک امزہ ہوتاہے شلاً څٹ (گردن) مَټ (بازو) کے پہلے حروف۔

بحث اسم

معرفہ و نکرہ

معرفہ کی علامت دَغہ۔هغه۔دا۔ اور نکرہ کی څوک۔څا۔څه۔ہی شلا دغه سړی۔هغه هلك سی خاص آدمی اور معین لڑکا مراد ہی۔ اور چا سړی ویلی دی۔کسی شخص نے کہا ہی۔ څوك سړی به وی (کوئی آدمی ہوگا) څه څیز خودی۔(کچھہ چیز تو ہے) ان سے غیر معین شخص اور چیز مراد ہوتی ہے۔

(ف) هیڅ۔نور۔هر۔بل۔نور۔ جو کلمات عمومیت ہیں اکثر اسمائے نکرہ پر زیادہ کیجاتی ہیں۔ شلاً هیڅ څوك نه وائی (کوئی بھی نہیں کہتا) هیڅ څیز نه لرم (کچھ چیز بھی نہیں رکھتا ہوں) هیچا نه وایم (کسیکو نہیں کہتا) هیڅوک اور هیچا اصل میں هیڅ څوك۔اور هیڅ چا ہی هر څه شته (سب کچھ ہے) بل څوك څو نه وائی (اور کوئی نہیں کہتا) نور څه خو نه لرم۔(اور کچھہ تو میں نہیں کہتا) فرق یہہ ہے۔کہ هیڅ۔خاص نفی میں مستعمل ہوتا ہی۔ اور هر۔ زیادہ اثبات میں۔ اور بل مفرد میں۔ اور نور۔ جمع میں۔

مضمرات

ضمایر فاعل

جمع متکلم	واحد متکلم	جمع مخاطب	واحد مخاطب	جمع غایب	واحد غایب
مونږ	زه	تاسو	ته	هغوی	هغه
ہم	میں	تم	تو	وہی	وہ

(ف) جب ضمیر فاعلی کسی فعل ماضی متعدی کا فاعل ہو تو خاص اس صورت میں بجائے دهغه ته - زه کے هغه بہائی خفی - تا - ما - سے مستعمل ہوگا اور نیز اسی صورت میں واحد غائب مونث کے لئے هغې بولا جائے گا - مثلاً

هغه / هغې / تا / ما } زید - { ووهلو — مارا
وهلی دی — مارا ہے
وهلی وه — مارا تھا
وهلی به وی — مارا ہوگا

وغیره

ضمایر منفصله مفعول

واحد غائب	جمع غائب	واحد مخاطب	جمع مخاطب	واحد متکلم	جمع متکلم
هغه ته	هغوئ ته	تا ته	تاسو ته	ما ته	مونږ ته
رر له	رر له	رر له	رر له	رر له	رر له
اُسکو	اُن کو	تجھکو	ہم کو	مجھکو	ہم کو

(ف) جب ضمیر مفعول کسی فعل ماضی متعدی کا مفعول واقع ہو تو اسوقت خاص بجائے هغه بہائی خفی - اور تا - اور ما - کی هغه بہائی مختفی - اور ته - اور زه - بولینگے - اور اُن کے ساتھہ علامت مفعولیت یعنے ته - اور له - اسحالت میں ہرگز نہیں آئیگی - مثلاً

زید { هغه — ووهه — اُس کو مارا
ته — ووهلې — تجھکو مارا
زه — ووهلم — مجھکو مارا

ضمایر متصله مفعول

مطلق غائب		مطلق مخاطب		مطلق متکلم
وژ	-	دَر	-	را

(۱) یہ تین لفظ جب لازم صیغوں کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں تو ظرفیت اور جانب کا معنے دیتے ہیں جیسے ورتلل اسکی طرف جانا۔ درتلل تیری طرف جانا۔ راتلل میری طرف آنا۔ وغیرہ۔

(۲) متعدی صیغوں کے ساتھ مفعول کی ضمیریں ہوتی ہیں۔ جیسے وربخښل اسکو کوئی چیز بخشنا۔ دربخښل تمکو بخشنا۔ رابخښل مجھے بخشنا۔

(۳) کبھی جزو کلمہ ہو کر پھر بھی مفعولیت اور ظرفیت کا فایدہ دیتی ہیں۔ جیسے کول کا معنے کرنا ہے اور بانضمام ان ضمیروں کے اسکا معنے دینا ہو جاتا ہے۔ الا ہر ایک کی خصوصیت کے لحاظ سے اس کے معنے میں فرق آ جاتا ہے جیسے ورکول۔ اسکو دینا۔ راکول مجھے دینا۔ درکول تجھے دینا۔

(۴) کبھی۔ انکو مخفف کرکے مفعول کی علامت یعنے ته۔ له لگا کر یوں کہتے ہیں۔

راله - راته	درله - درته	وله - وته
مجھے	تجھے	اُسے
ہمیں	تمہیں	اُنہیں

(۵) راله۔ کی جگہ فقط لفظ لاله بھی بر سبیل ترادف مختصة المحل استعمال ہوتا ہے۔

ضمایر اضافیہ منفصلہ

جمع متکلم	واحد متکلم	جمع مخاطب	واحد مخاطب	جمع غایب	واحد غایب
خمونږ	خما	ستاسو	ستا	دهغوی	دهغه
دمونږ	دما	دتاسو	دتا		
ہمارا	میرا	تمہارا	تیرا	اُنکا	اُسکا

(۱) دهغه۔ ہائے خفی پڑھا جائیگا۔ صرف یہ ہی صیغہ مذکر کے لئے ہے۔ فقط اسکی جگہ مؤنث کے واسطے دهغې مستعمل ہوگا۔ اور باقی سب صیغے مشترک ہیں۔

(۲) نمبر (۲) کی ضمیریں یعنے جو مخاطب و متکلم کے واسطے دَ کے ساتھ مستعمل ہوتی ہیں۔ وہ صرف افریدیوں اور خٹکوں سے مختص ہیں۔

ضمایر اضافیہ متصلہ

جمع مخاطب و متکلم معاً	واحد مخاطب	واحد متکلم	مطلق غایب
مُو - مُه - مُ	(۱) دِي	(۱) مِي	(۱) ئی
	(۲) دِ	(۲) م	(۲) ي

ضمایر منفصلہ اضافیہ تو مضاف پر مقدم ہوتی ہیں - مثلاً دهغه کار - اُسکا کام وغیرہ اور متصلہ موخر آتی ہیں جیسے کار م - میرا کام - کار د - تیرا کام - وغیرہ -

ضمایر متصلہ فاعل

جو متصل ضمیریں اضافی ہیں وُہی ضمایر متصلہ فاعلیہ بھی ہیں - مثلاً زید م وُنیوه - میں نے زید کو پکڑا) آس يِ ورکړ - اُسنے گھوڑا دیدیا - عُمر دِ وُلید - تو نے عمر کو دیکھا - وقس علے ہذا -

(ف) انکا تسمیہ بضمایر متصلہ صرف عربی کے تتبع اور اختصار اور عدم استحصال مطلب براسہ کے لحاظ سے ہے - ورنہ جیسا عربی اور فارسی میں اُنکا اتصال ہوتا ہے ویسا یہاں نہیں -

ضمیر مشترک

پشتو زبان میں لفظ خپلَ - یا خُپل - بھی علے سبیل الاشتراک ضمیر کی جگہ استعمال ہوتا ہے - جس طرح کہ فارسی میں لفظ **خود** - اور اُردو میں لفظ اپنا آتا ہے الا خپلَ زبر سے حالت فاعلیت میں اور سکون سے حالت اضافی میں آئیگا مثلاً زید نن خپل راغی - زید آج خود آگیا - بکر خپل کار وکړ - بکر نے اپنا کام کیا -

حالت مفعولی میں خاص اِس لفظ کی جگہ ځان مستعمل ہوگا جیسے ته ځان وژنی تو اپنے آپ کو مارتا ہے - مونث کے صیغوں کے لئے خاص لفظ خپل کے آخر ہائے تانیث زیادہ کرکے

خپله کہینگے۔

اسماءِ اشارات

	واحد	جمع
قریب	دا - ده - دَی - دِي - دَغه	دَيَّ - دُوی
بعید	هغه - هغې -	هَغوی - هَغيَّ

(۱) دا - عام ہے - مطلق اشیاء - اور ذی روح مذکر اور مونث واحد اور جمع سب کیلئے آتا ہے - مثلاً
دا سړی - دا ښځه - دا لړکی - دا سپی - دا سړي - دا ښځې - وغیرہ -
(۲) دَه - دَی - بہائے خفی - ویائے لینہ - یہہ دونو بحالت حذفیت مشار الیہ مستعمل ہوتے ہیں -
لیکن خاص مذکر ذی عقل کے لئے آتے ہیں - مثلاً ده و وهلم (اس شخص نے مجھے مارا)
دی ناجوړدی (یہہ بیمار ہے) اُنکے مقابلے میں مونث کیلئے دَه کی جگہ دِې - اور
دَی کی جگہ دا مستعمل ہوگا جیسے دا وائی یہہ عورت کہتی ہے - دِي ویلی دي -
اس عورت نے کہا ہے -
(۳) ده اور دَی میں فرق یہ ہے کہ ده - (هغه - تا - ما - چا - کی طرح
صرف فاعل فعل متعدی ماضی کیلئے - اور نیز حروف مغیرہ کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے - اور
باقی حالتوں میں عموماً دَی آتا ہے -
(۴) جب مشار الیہ مذکور ہو تو مذکر اور مونث دونو کیلئے بحالت فاعلیت فعل ماضی متعدی
دِي - بیائے مجہول آتا ہے - مثلاً دِي سړي وُوِ (اس شخص نے کہا) دِي
ښځې وُلید - (اس عورت نے دیکھا)
اور بصورت لزوم وغیرہ ونیز مطلق حال و مستقبل میں - مذکر مونث دونو کے لئے - دا
آیا کرتا ہے - (۵) هغې مونث کیلئے آتا ہے - اور هغه مذکر کے واسطے -
(۶) محل تشبیہ میں داسی (ایسا) هسی (ویسا) بولتے ہیں - اصل میں هغه سے تھا -

موصولات

څوك چه - جو کوئی - کم چه - جونسا - چا چه جس کسی نے - څه چه - جو کچھ

هرځوك - جو کوئی کہ - هرڅه - جو چیز -
انکا استعمال بعینہ - حروف استفہام کیطرح ہی جنکی تفصیل ابھی آتی ہے -

اسم استفہام

(۱) څوك - (کون) - چا - (کس نے) - څه (کیا) یہہ تینوں تعیّن ذات کے سوال کے محل میں آتے ہیں - الاّ پہلے دونو ذوی عقل کے واسطے - اور تیسرا اشیا اور غیر ذوی عقل کے لئے بولا جاتا ہے مثلاً څوك سړی دی (کون آدمی ہے) چاویلي دي - کس نے کہا ہے - څه څیز دي - کیا چیز ہے - کبھی څه - حقارت کے موقع پر ذوی عقل کے لیے بھی بولا جاتا ہے - مثلاً دا څه سړی دی - یہہ کیا آدمی ہے یعنے کسی کام کا نہیں - کبھی جملوں کے اخیر میں بھی آتا ہے جیسے ړوند ئی څه - کیا تو اندہا ہے -

(ف) چا - اور څوك - میں یہہ فرق ہے - کہ پہلا بحالت فاعلیت فعل ماضی متعدی اور حروف مغیّرہ یعنے (حروف جارہ - وعلامات مفعول - وحرف اضافت وغیرہ) کے ساتھ استعمال ہوتا ہے - اور دوسرا باقی حالتوں میں - ورنہ غلط ہوگا - مثلاً د چا آس - چا ته وائی - چاویلي دي - ایسے مواقع پر څوك نہیں استعمال ہوسکتا - نیز چا کا مستفہم منہ مذکور نہیں ہوتا - اور څوك کا ہوتا ہے -

(۲) کم بصیغہ مذکر اور کمه بصیغہ مؤنث (ہر دو بحرکت بین بین) عام تعین کے لئے آتے ہیں - اور انکے ساتھ مستفہم منہ اکثر مذکور ہوا کرتا ہے - جیسے کم سړی - کونسا آدمی - کمه ښځه - کونسی عورت - کم کاڼړی - کونسا پتھر - کمه لښته کونسی چھڑی -

کبھی یہہ لفظ مکان کے لئے بھی آتا ہے جیسے هغه کم دی - یعنے وہ کہاں ہے -
جس جگہ کہ انسان کے سوا اور کسی حیوانات کی تعیّن ذات سے سوال ہو - یا چا کے مشار الیہ کے مذکور کرنیکی ضرورت پڑے تو ان دونو صورتوں میں کم کا لانا فصیح ہوگا - مثلاً (کم سړي ته وائی کم خر آخلي) بہ نسبت چا سړی ته وائی اور څه خر آخلي - کی فصیح ہے - بلکہ یہی صحیح

اور وہ غلط ہے۔

(ف) - لفظ څه - کے ساتھ جب مُستفہم منہ مذکور نہو - تو اس صورت میں فعل اور کلمہ ربط - ہمیشہ بصورت جمع ہوگا - جیسے څه دي - کیا ہے - څه وُو - کیا تھا - اور اسیطرح لفظ بنه اور بد و ما یشا بہما جب انکے ساتھ موصوف مذکور نہو - اور نیز تمام مصادر - مثلاً بنه دِ کړي دي - تو نے اچھا کیا ہے - لوستل گران دی - پڑھنا مشکل ہے -

(۳) څو - استفہام تعدادی کے لئے آتا ہے - جیسے څو کَس - کتنے آدمی -

اسکے مستفہم کے آخر اگر غیر حروف علت و ہائے مختفی وخفی ہو - تو زبر پڑھی جاتی ہے -

نیز اسکا مستفہم ہمیشہ جمع یا اسم جمع ہی ہو گا -

(۴) څومره - مطلق مقدار کیلئے - جیسے څومره غواړې - کتنا مانگتا ہے -

(۵) کَلّه - زمانے کے لئے جیسے کله به راشې - کب آئیگا -

(۶) چِرَته - مکان کے لئے آتا ہے جیسے چرته زې - کہاں جاتا ہے -

(۷) وَلِّي - څلّه - سببیّت کے واسطے جیسے وَلِّي راغلې - تو کیوں آیا - څله زې کیوں جاتا ہے - څله - اصل میں څه له تھا -

(۸) څنګره - کیفیت کے محل پر آتا ہے جیسے څنګره دي - کیسا ہے - اصلمیں څه رنګه کا مقلوب ہے -

اسم تصغیر

تصغیر کی علامتیں یہہ ہیں -

(۱) ی - یلیّنہ جیسے خانک سے خانګی (گنڈالی) کندول سے کندولی (پیالی) هلک سے هلکۍ - بچونگڑا وغیرہ - اس یائے ملیّنہ کو منقلبہ بنانے سے مؤنث کا صیغہ بنجاتا ہے -

(۲) ړیّ - بیائے منقلبہ مؤنث کے لئے مثلاً کوزہ سے کوزړيّ (چھوٹا کوزہ) کندو سے کندوړيّ (چھوٹا بھڑولا) - اور یائے ملیّنہ سے مذکر کا صیغہ بنجاتا ہے - مثلاً خسّ سے خسړی (چھوٹا تنکا) -

کبھی اس علامت کے پہلے نون غنہ لگا کر نڑی بولتے ہیں۔ مثلاً کوزنڑی۔ کوہانڑی۔
خسانڑی وغیرہ۔

(۳) کَیٔ۔ جیسے منب وس سے منب وسکی۔ چھوٹی پگڑی۔ کٹ سے کتکی (کھٹولا) چھوٹی چارپائی۔ کور سے کُورکی (چھوٹا گھر) اسمیں (رَ) پر زبر بھی پڑھی جاتی ہے۔
مونث کے صیغوں کیلئے (ی) مشتلہ ہو جاتی ہے۔ مثلاً نتّہ سے نتکیّ۔ (نتھڑی) اور پوزہ سے پوزکیّ (چھوٹا ناک) سپرہ سے سپڑکیّ (چھوٹی جوں)

(۴) کَیٔ۔ جیسے تہتو سے تہتوکی (ٹٹوا) کافر سے کافرکی۔ جُولا سے جولاکی۔ هندو سے هندوکی۔ یہہ تصغیر سب حقارت کی غرض سے ہے۔
مونث کے صیغے کے واسطے (ی) کو مشتلہ کر دیتے ہیں جیسے کوٹہ سے کوٹکیّ (کوٹھری) اور کٹ سے کٹکیّ (چھوٹی چارپائی)۔

(۵) وتیٔ۔ اخیر میں حرف علت ہو تو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے سڑی سے سڑوتی (مردوا) لڑکی سے لڑکوتی (چھوکری) منکی سے منگوتی (ٹھلیا)۔
مونث کیواسطے (ی) مجہول کر دیتے ہیں جیسے جنئی سے جنوتی (چھوٹی لڑکی)۔

(۶) وڑیٔ۔ وڑي جیسے هلک سے هلکوڑی (بچونگڑا) مَبرك سے مَبرکوڑی (چوہے) کُلپ سے کُلپوڑی (برّہ)۔ چرک سے چرکوڑی (چوزہ) الّابز سے بزکوڑی (بکروٹا) خلاف القیاس ہے۔

(۷) وکَیٔ۔ جیسے ډنب سے ډنبوکی۔ (ڈبڑا) وړ سے وړوکی (بچونگڑا) هډ سے هډوکی۔ (چھوٹی ہڈی) مونث کیواسطے (ی) مجہول ہو جاتی ہے۔ مگر چارہ سے چړوکی خلاف القیاس ہے۔

(۸) کوتیٔ۔ بیائے ملینہ مثلاً ځلمی سے ځلمیکوتی (نوجوان)۔

اسم آلہ

اسکے لئے کوئی خاص قاعدہ نہیں صرف سماع پر موقوف ہی۔ کبھی مفرد ہوتا ہی۔ کبھی مرکب مستعمل

ہوتا ہے - اسکے چند مشہور اسماء ذیل میں لکھے جاتے ہیں -

لغری -	اُکھلی	رنبی -	گھرپا
مُولی -	مُوسل	لور -	درانتی
اُورلکڑونی -	گڑنا - چمٹا	غلبیل -	چھننی
بناخئ -	ترینگل	تبخی -	تابہ
یوم -	کہی - بیلچہ	مچخنہ -	گوپیا
دانچ -	دہشنک	لتہ -	گھڑکی
سنکئ -	ہارنوٹر	پرتوغابن -	ازاربند
دبلئ -	سنگلی - بلٹ		

اسم ظرف

ظرف کے صیغے دو طرح کے ہیں - مکانی - اور زمانی - ہم ہر ایک کے مشہور اور ضروری اسماء ذیل میں لکھتے ہیں -

ظروف زمان

اوس -	اب	لا -	ابھی - ابتک
پخوا -	پہلی	بیگاشپہ - تیرہ شپہ -	دی شب
بیا - پسنہ - ورستو -	پہر	صباشپہ -	کل رات کو
نن -	آج	بیگا -	شام
پرون -	ویروز - کل	سحر -	فجر
اوبمہ ورخ -	پریروز	ماشختن -	وقت نماز خفتن
لااوبمہ ورخ -	پس پریروز	شومہ دم -	لوگ سوتے وقت
صبا -	فردا کل	نیمہ شپہ -	آدہی رات
بل صبا -	پس فردا	پیشمنی -	سحری

سحر مال - علی الصباح
نمر خاته - سورج نکلتے وقت
څاښت - دس بجے دن کے
غرمه - دوپہر
ماسپښین - نماز پیشین
مازیګر - نماز دیگر
نمر په غرغره } سورج ڈوبتے وقت
نمر پریوانه }
نماښام - نماز شام
لرغونی - دوختنه (وختی) } سویرے
ناوخت - دیر سے
پله پسې - پے در پے
تل - ہمیشہ
چرې - کله - کبھی
کلّه نه کلّه - کبھی نہ کبھی
هر کله - ہمیشہ
هاله - تب - اُس وقت

فصول اربعہ

سپرلی - پسرلی - بہار
مني - خریف
اوړی - تابستان
ژمّی - جاڑا

ایام اُسبوع

خالي - شنبه
اتبار - یکشنبه
ګُل - پیر - دوشنبه
نهی - سه شنبه
د شروع ورځ - چارشنبه
د زیارت ورځ - پنجشنبه
جمعه - آدینه - جمعه

اسمائے شہور

(دمیاشتو نامې)

قمری

(۱) حسن حسین - محرّم
(۲) ګل تشکره - سپره - صفر
(۳) وړنۍ خور - ربیع الاول -
(۴) دویمه خور - ربیع الثانی
(۵) دریمه خور - جمادی الاُولے
(۶) څلورمه خور - جمادی الاُخرے
(۷) بزرګه میاشت } رجب
دخدائی میاشت }
(۸) شوقدر - شعبان
(۹) روژه - رمضان -
(۱۰) وړوکی اختر - شوال

(١١) میانه - خالی - ذی القعده

(١٢) لوئی اختر - ذوالحجه

شمسي

١ وساك - بيساكھ - اپریل

٢ جيټ - جیٹھ - مئی

٣ هاړ - اساڑھ - جون

٤ پشکال - ساون - جولائی

٥ بادرو - بھادوں - اگست

٦ آسو - آسن - ستمبر

٧ کتک - کاتک - اکتوبر

٨ مگر - اگہن - نومبر

٩ پوه - پوس - دسمبر

١٠ مانه - ماگھ - جنوری

١١ پکنړ - پھاگن - فروری

١٢ چيتر - چیت - مارچ

سنين

کال - سال

سبنکال - اب کے سال

پرو مکال - پرار - سال گزشته

اوږم کال - پرپرار تیسرے سال

دمخی کال - بل کال - اگلے سال آئنده سال

کالوسر - سال بھر

سړد کال - ابتدا ہی سے

ظروف مکان

جهات ستّه

پورته - پاس لاندې - اوپر

ښکته - کوز - باندِ - ښکی - نیچے

مخکې - وړاندِ - آگے

ورستو - پشا - پیچھے

ښی لاس - دائیں ہاتھ

کینږ طرف - بڅس لاس - بائیں ہاتھ

حدود اربعه

قبله - نمر پرېوانه - مغرب - پچھم

عشرق - نمرخانه - مشرق - پورب

قطب - شمال - اُتر

سُهيل - جنوب - دکن

دلته - دلې - هيسته - یہاں

هلته - هورې - هورته - وہاں

دننه - اندر

بهر - باہر

چاپيره - اردگرد

خواوشا - آس پاس

لرې - دور

نژدې - نزدیک

هیسته -	ادہر
وریسته -	اُدہر
نخه -	پاس
لیرته -	دور
هرچیرته -	ہرجگہ
چرته -	کدہر
هیچرته -	کسی جگہ
دی لوری -	اسطرف
دی خوا -	”
دی پلو -	”

اسم تفضیل

کلمات ذیل کے لگانیسے تفضیل کے معنے پیدا ہوتے ہیں - ډیر - زخت - بی شانه بیحده - بلا - کاپر - غنب - کنته - لوئی آفت جیسے کافر ملادی - یعنے بڑا مُلا ہے -

اسم صوت

ہر چیز کی آواز کیلئے الگ نام ہی - اِلّا اکثر اسمائے اصوات کے اخیر لفظ هار ہوتا ہی - مثلاً

شرنکهار -	روپیوں کی آواز
شرقهار -	تلواروں کی آواز
شرپهار -	پانی کی آواز
کرکهار -	کھڑکنے کی آواز
غپهار -	بھونکنے کی آواز
ډزهار -	مارنیکی آواز
ډبهار -	ٹھکورنے کی آواز
شنرهار -	زیوروں کی آواز
خرپهار -	کاٹنے کی آواز
ترهار -	بکنے کی آواز

اسم عدد

یو -	۱
دوه -	۲
دري -	۳
څلور -	۴
پنځه -	۵
شپږ -	۶
اووه -	۷
آته -	۸
نهه -	۹
لس -	۱۰
یولس -	۱۱
دولس -	۱۲
دیارلس -	۱۳

څوارلس -	۱۴
پنځه لس -	۱۵
شپاړس -	۱۶
اُوه لس -	۱۷
اَتلس -	۱۸
نُولَسْ -	۱۹
شل -	۲۰
يَو وِيشت -	۲۱
دُوَه وِيشت -	۲۲
دُ ر وِيشت -	۲۳
څَلير وِيشت -	۲۴
پنځه وِيشت -	۲۵
شپږ وِيشت -	۲۶
اُوَه ويشت -	۲۷
اته ويشت -	۲۸
نَهَه ويشت -	۲۹
دِيرش -	۳۰
څَلوِيښت -	۴۰
پنځوس -	۵۰
شپيته -	۶۰
اَوْيا -	۷۰
اَتيا -	۸۰
نوی -	۹۰
سل -	۱۰۰
زر -	۱۰۰۰
لک -	۱۰۰۰۰۰
کروړ	۱۰۰۰۰۰۰۰

(۱) يَو کی مونث يَوَه - ہے - اور باقی تمام اعداد مذکر اور مونث کے لئے مشترک ہیں - مثلاً دوه سړی - دوه ښځې وغیره

(۲) شل - کا لفظ مونث ہے اسلئے اسکی جمع شلي - بزیادت یائے مجہول آتی ہے - جیسے دوه شلی سړی - درې شلی ښځې -

(۳) سل کی جمع لفظ سو کے اخیر ہائے مختفی یا صرف ایک زبر کے زیاده کرنیسے بنجاتی ہے - اور اُسطرح زر - اور لک اور کروړ کی جمع بنتی ہے جیسے دوه - سوه دری زَر - څلور لکَ - پنځه کروړَ وغیره -

(۴) منتہی الجموع میں شل اور زر کے آخر لفظ کُونه یا کُونَ - اور سَو (بجائے شل) اور لک اور کروړ کے اخیر وُنه - یا وُنَ لگاکر شلګونَ - بیسوں زرګونَ - سَوُونَ سیکڑوں - لکونَ

لاکھوں۔کروروں۔کروڑوں۔کہتے ہیں۔

(۵) تمام اعداد اور معدودات کے آخر باستثنائے لفظ یَو اور یوی۔حروف متغیرہ (یعنی حروف جارہ۔وحرف اضافت۔وحالتِ ندا۔ وبعض ظروف کے ساتھ ونیز بصورت فاعلیت فعل ماضی متعدی کے واو مجہول زیادہ کیجاتی ہے۔اسوقت اخیر میں ہائے مختفی ہو۔تو گرجاتی ہے۔مثلاً لسو کسو وُ وهلم۔دس آدمیوں نے مجھے مارا۔ پنځوسوُ هلکا نوله سبق ور کړه۔ شپېنو ورځو کښ به وُکړم۔شلوسرو وُ ليدم۔په سوو نو خلق راغله۔ددوو شلو كسو كاردي۔زركونو پاره نه دَي۔اي اتلسو بنځو راتولی شئ۔

(۶) صفت عددی میں مذکر کے لئے یَو سے وُړُومبَی (پہلا) اور مونث کیلئے وُړومبۍ (پہلی) بہائے ثقلہ۔اور باقی اعداد کے آخر مذکر کیلئے میم ماقبل حرکت یَمِن یم لگادیتے ہیں۔اگر اخیر میں ہائے مختفی ہو تو اسوقت گرجاتی ہے۔اور دوه میں میم سے پہلے یائے لینہ بھی زیادہ کیجاتی ہے۔مونث کیواسطے مذکر کے صیغے کے آخر ہائے مختفی بڑھا دیتے ہیں۔جیسے دُویم۔ دوسرا۔دریم۔چوتھا۔لسم۔دسواں الخ دُوَيمه۔دوسری۔دریمه۔تیسری الخ

(۷) تاکید عددی کے لئے مطلقاً یوبیں یواځی (اکیلا) کہتے ہیں۔اور باقی اعداد کے آخر لفظ واړه۔لگادیتے ہیں۔جیسے دواړه (دونوں) دري واړه۔ (تینوں) الخ

(۸) اضعاف کے لحاظ سے یَو شنوې (اکیرا) بَرَغ۔دوہرا۔دری بَرَغ (تہیرا)۔ خلور برغ۔چوہرا۔بولاجاتاہے۔اس سے زیادہ مستعمل نہیں۔

(۹) مقابلے کیلئے یَو په یَو۔برابر یو په دوه۔دوچند یو په دری۔سہ چند الخ بولا جاتاہے۔

(۱۰) کسور میں پاو۔$\frac{1}{4}$ خلورمه برخه $\frac{1}{4}$۔نیم۔نیمی۔$\frac{1}{2}$ دریمه برخه $\frac{1}{3}$ دري پاوه $\frac{3}{4}$ پاو بانديو $\frac{1}{4}$ ۱ نیمه پاوه $\frac{1}{8}$ ۱ یونیم $\frac{1}{2}$ ۱ پاوکم دُوه $\frac{3}{4}$ ۱ کہلے بولا جاتاہے۔

اسم منسوب

صفت نسبتی کلمات و علامات ذیل کے لگانے سے بنائی جاتی ہے۔

(۱) یالَی ۔ بیائے لینہ جیسے جنگیالَی ۔ لڑاکا ۔ ننگیالی ۔ غیرت والا ۔ توریالي ۔ تلوار یا بہادر زغریالي ۔ زرہ پوش وغیرہ ۔ اسوقت اسماء کی اخیر کی ہائے مختفی گرجاتی ہے ۔

(۲) جَن ۔ ژن جیسے غمجن غمگین ۔ کبرجن متکبر ۔ مکرجن فریبی وغیرہ ۔ اسوقت بھی اخیر ہائے مختفی گرجاتی ہے جیسے اوبہ سے اُوبجن ۔ آبگین ۔ تبہ سے تبجن بخار والا ۔

(۳) مَن ۔ جیسے دولتمن دولت والا ۔ سودمن فایدہ والا ۔ خوږمن ۔ ہمدرد ۔

(۴) ناک ۔ جیسے زیمناک سیلی زمین ۔ سلیخناک چٹنے والی چیز ۔ بُویناک بودار وغیرہ

(۵) ن ۔ جیسے پَمَن ۔ کوڑہا ۔ کرِمن ۔ کرم خوردہ ۔ خیچن ۔ میلا کچیلا ۔ خیرن ۔ چرک آلود ۔ اخیر میں (ی) لینہ یا ہائے مختفی ہو تو نسبت کیوقت گرجاتی ہے جیسے چنجَی ۔ سے چنجن (یعنی کرم خوردہ چیز) ۔

(۶) نَی ۔ بیائے لینہ جیسے صبانَی فجر والا ۔ بیگانَی رات والا ۔ مخکینی اگلا ۔ پُخوانی پہلا ۔ ښکینی نچلے ملک کا رہنے والا ۔ پورتنی اوپر والا ۔ پاسنی اوپر لے ملک کا باشندہ ۔ پَرُوِنَی کل کی چیز ۔ نننَی آج والے ۔

(ف) بعضے اسماء میں بغرض تخفیف بعضے حروف کو جیسے پروُن کا نون اور پورته کی ہ ۔ اور سل کلنی (سو برس کا) کی سل کا لہ ۔ کا الف حذف کر دیا گیا ۔ ٭

(۷) یَ ۔ یائے لینہ جیسے کابلَی ۔ کابل والا ۔ پېښوَرَی پشاور والا وغیرہ ۔

(۸) وال ۔ جیسے بنیروال ۔ بنیر کا باشندہ ۔ یا احمق ۔ چملہ وال ۔ چملہ کا باشندہ ۔ بائی وال ۔ پتی دار ۔ شریک ۔ وغیرہ

(ف) یہہ اکثر علامتیں مذکر کیلئے ہیں ۔ مونث کیواسطے جب اسم منسوب کے آخر (ي) لینہ ہو بجائے اسکے

٭ اس علامت کا ما قبل اگر غیر حرف علت ہو تو مفتوح ہوجاتا ہے جیسے پاسنی میں اور ہائے مختفی یا واو مجہول ہو تو حذف ہوجاتی ہے جیسے میدرہ سے میدرنی سوتیلی ما کا بیٹا ۔ اور ورستو سے ورستنی ۔ ۱۲

بلئے منقلہ اور بعض صورتوں میں لفظ (نرہ) بنون غنہ لگا دو۔ اور باقی صورتوں میں صرف اخیر میں ہائے مختفی بڑھا دو۔

اسم مصدر اقسام و علامات

مصدر کی عام علامت پشتو زبان میں ل ہے جیسے راتلل۔ آنا تلل۔ جانا۔ کتل دیکھنا وتل نکلنا وغیرہ۔

اس زبان میں بھی اردو اور فارسی کیطرح مصدر تین قسم پر ہیں (۱) وضعی جو اصل میں اسی معنے کیلئے بنایا گیا ہو۔ اسکی مثالیں صدر میں گذر گئیں۔ (۲) ترکیبی جو کسی اسم یا صفت کے آخر متعدی کیلئے لفظ کول بمعنے کرنا اور لازم کیواسطے لفظ کیدل۔ بمعنے ہونا۔ کے لگا نیسے بنجاتا ہے جیسے پخلاکول راضی کرنا۔ اور پخلا کیدل راضی ہونا وغیرہ۔ کبھی کول کی جگہ صرف لفظ ول اور کیدل کی جگہ یدل لگا دیتے ہیں۔ اور یہی بغرض تخفیف زیادہ مستعمل ہوتا ہے جیسے غوړیدل چرب ہونا غوړول۔ تہند اکرنا۔ چکنا کرنا۔ جو لفظ غوړ بمعنی چرب سے بنایا گیا ہے (۳) جعلی۔ جو علامات مذکورۃ المصدر کے بغیر اور کسی علامت منجملۂ علامات مخصوصۂ مفصلہ ذیل کے لگا نیسے مصدری معنے پیدا کرتا ہے جیسے زړه ورتیا۔ دلیری۔ ناجوړتیا بیماری۔ زړه ورتوب۔ دلیری۔ سړی توب۔ آدمیت وغیرہ۔

کل مصادر وضعیہ اور ترکیبیہ کثیرۃ الاستعمال تو بترتیب حروف ہجا کتاب کے اخیر میں مندرج ہیں۔ یہاں ہم مصادر جعلیہ کے بنانیکے قواعد لکھتے ہیں۔

علامات مصدر جعلی

(۱) توب۔ جیسے مینتوب عاشق ہونا۔ کافرتوب کافر ہونا وغیرہ۔

اخیر میں یائے لینہ ہو تو معروف ہو جاتی ہے جیسے سړتوب۔ آدمیت۔ ځلمي توب جوانی طولانی اسم کے اخیر کی (ی) بالکل حذف ہو جاتی ہے جیسے لیونی (باولا) سے لیونتوب دیوانگی۔ ميړنی (دلیر۔ بہادر) سے ميړنتوب۔ خربیتی۔ سرکوزی۔ سرتیتی (ہم معنی سودہ خزیر) سے خربیتوب۔ سرکوزتوب۔ سرتیتوب

آتا ہے۔

(۲) تیا۔ جیسے ناجوړ (بیمار) سے ناجوړتیا۔ کمزور سے کمزورتیا۔ کمبخت سے کمبختیا۔ یہاں اجتماع ثقلین سے بغرض تخفیف پہلی (ت) حذف ہوگئی۔

(۳) ستیا۔ مثلاً میلمه (مہمان) سے میلمستیا (مہمانی) اور یہہ قلیل الاستعمال ہے۔

(۴) سه۔ جیسے تنګ سے تنګسه۔ تنگدستی۔ افلاس۔

(۵) والی بیائے ملینہ جیسے اوږد (لمبا) سے اوږدوالی بمعنے لمبائی۔ اور پلن (چوڑا) سے پلنوالی۔ چوڑائی۔ سور (لال) سے۔ سوروالي۔ کلک (مضبوط) سے کلکوالی۔ وغیرہ۔

(۶) ولي۔ جیسے عزیز۔ اور خپل (عزیز) سے عزیزولی خپلولی۔ ورور (بھائی) سے ورورولی۔ برادری۔ قام (قوم) سے قام ولی۔ ہمقومی۔ رشتہ داری

(۷) تون۔ جیسے بېل (جدا) سے بېلتون بمعنی بچھوڑا۔ جدائی۔ کونډه (بیوه) سے کونډتون۔ اخیر میں (ه) یا ہائے ملینہ ہو تو حذف کردیتے ہیں جیسے مېږی سے مېږتون (چیونٹی کا گھر) اور یہہ اتفاقی ہے۔

احکام مصدر

(۱) کل مصادر وضعی اور ترکیبی۔ جب حروف متغیرہ و تابع متغیرہ کے ساتھ استعمال کیجاتی ہیں۔ تو انکے اخیر ایک واو مجہول لزوماً زیادہ کیجاتی ہے جیسے راتللو دپاره۔ کتلو کښې د تللو وغیرہ۔ اس صورت میں کبھی بغرض تخفیف لام مصدری کو بھی حذف کر لیتے ہیں جیسے وتل سے په وتو کښې۔ نیول سے نیو ولره۔ وغیرہ۔

(۲) تمام مصادر کے فعل اور روابط اور ضمیریں بلحاظ انکے اسم جنس ہونیکے ہمیشہ جمع آتے ہیں۔ جیسے کښېنستل ګران دي۔ کتل يې کړي دي۔ لیدلي دي و۔ کمنل مې نه دي زده۔ وغیرہ۔

(۳) بعض لوگ لام مصدری کو ہ خفی سے بدلکر لیدلی سے لیده۔ کتل سے کته

تلل سے تلہ وغیرہ بولتے ہیں۔

تغیرات مصدر ترکیبی

مصادر ترکیبیہ کے بنانیکے وقت بعضے بعضے اسماء اور صفات میں خاص خاص مواقع پر بغرض تخفیف کسیقدر تغیر ہوجاتا ہے۔ مثلاً

(۱) جن اسماء ثلاثی کے درمیان واو مجہول ہو اکثر وہ حذف ہوجاتی ہے اور اُسکا ماقبل مفتوح کردیتے ہیں جیسے سُوڑ (ٹھنڈا) سے سمڑیدل - موڑ (سیر) سے مڑیدل - کوڑ (ٹیڑھا) سے کبڑیدل - ڑُوڑ (بوڑھا) سے زڑیدل وغیرہ - الاتُور (کالا) سے تورید ل آتا ہے - بحذف واو کہنا غلط ہوگا۔

(۲) صورت صدر کی بعضے الفاظ میں واو برحال رکھکر مفتوح بنادیتے ہیں - جیسے خور (بکھرا ہوا) سے خُوَربدل - خُوڑ (میٹھی) سے خُوَڑیدل -

(۳) آخر اسماء وصفات صحیحہ کو متحرک کردیتے ہیں وُل سے پہلے مفتوح اور یدل سے اول مکسور -

(۴) آخر میں ہائے خفی ہو تو گرجاتی ہے - جیسے تیرہ (تیز) سے تیَروِل وغیرہ -

(۵) بعضے اسماء جنمیں واو معروف کے بعد نون غُنّہ آتا ہے وہاں بھی نمبر اول کا قاعدہ جاری ہوتا ہے - جیسے گُونڑ (بہرا) سے کنڑوِل - بُونڑ سے بنڑوِل - اس صورت میں اگر طولانی اسم ہو تو اخیر کا حرف حذف کردیتے ہیں - جیسے دُرُوند (بھاری - سنگین - معزز) سے دَرَنوِل -

مصدر لازم ومتعدی ومجہول ❖

مصادر ترکیبیہ میں متعدی کی نشانی کوِل - یا وُل ہے - اور لازم کی کیدل یا یدل -

مصدر مجہول کے بنانیکا یہہ قاعدہ ہے کہ مصدر وضعی کے آخر یائے مجہول لگاکر اخیر میں لفظ کیدل زیادہ کردیتے ہیں - جیسے وَھل (مارنا) سے وھلی کیدل - (مارا جانا) وغیرہ -

حاصل مصدر

حاصل مصدر کے بنانے کے قاعدے یہہ ہیں -

(۱) کبھی لام مصدر کو حذف کرکے ہائے خفی لگادیتے ہیں مثلاً تلہ - راتلہ آمد ورفت کہنیبنا ستنہ

پاسیدہ نشست وبرخاست ۔ خنہ ۔ کوزیدہ ۔ چڑھاؤ ۔ اُتار ۔ وغیرہ ۔
(۲) کبھی لام مصدری کو حذف کرکے اخیر میں لفظ نہ بنون مشدد لگا دیتے ہیں جیسے ساتل رکھنا سے ساتنہ ۔ رانبکل (ملامت کرنا) سے رانبکتہ ۔ رتل (رگھونا) سے رتنہ وغیرہ ۔
(۳) کبھی مصدر کے لام کو حذف کرکے لفظ وُن بواو معروف لگا دیتے ہیں جیسے کنہل سے کنڈون ۔ نرل سے نروُن ۔ الا کہ یدل سے کہ ون (ملاپ ۔ آمیزش) خلاف القیاس ہے ۔
(۴) کبھی لام مصدری کے بجائے ن لگا دیتے ہیں ۔ اسوقت علامت مصدر کا ماقبل اگر واو ہو تو معروف ہو جاتی ہے جیسے لمسؤل سے لمسون (رہکانا) خرخول سے خرخون (رفرخست) لتول سے لتہون (تلاش) کہ ول سے کہ ون (آمیزش ۔ رلا) پریکول سے پریکون (فیصلہ) چکاوتی ۔ لنکول سے لنکون ۔ بیاہنا ۔ جننا ۔
(۵) کبھی مصدر کے اخیر سے لفظ وُل حذف کرکے ہائے مختفی بڑھا دیتے ہیں شلاً شوکول سے شوکہ (لوٹ) تنبنول سے تینبنہ (شکست ۔ گریز) جوڑول سے جوڑہ (سازش ۔ صلح) وغیرہ
(۶) کبھی مصدر کے اخیر سے یدل دُور کرکے ہائے مختفی لگا دیتے ہیں شلاً پیبنیدل سے پیبنبہ (اتفاق) پوھیدل سے پوھہ سجھ ۔ جوڑیدل سے جوڑہ ۔
(۷) کبھی صرف لام مصدری کے گرانیسے حاصل مصدر بنجاتا ہے جیسے کرل (بونا) سے کر (کاشتکاری)
(۸) کبھی مصدر کے اخیر سے لفظ وُل گرانیسے بنتا ہے جیسے غوبلول سے غوبل ۔ خرخول سے خرخ ۔ تیلوھل سے تیل ۔ تولیدن سے تول ۔ (ریہر کا چلنا) ۔
(۹) کبھی صرف لام یا وُل کو آخر مصدر سے حذف کرکے لفظ خت یا بنت لگاتے ہیں ۔ جیسے منل سے منخت ۔ سپارل سے سپاربنت (سفارش) سبنالول سے سبنالخت (سجاوٹ) جوڑیدل سے جوڑبنت (سازش)
(۱۰) کبھی مصدر کے اخیر سے یدل حذف کرکے تُون لگا دیتے ہیں ۔ جیسے گنڈیدل سے گنڈتون (بیوگی) بیلیدل سے بیلتون (جدائی) کثرت استعمال سے (ی) گر کے بلتون ہو گیا ۔

خلاف قیاس حاصلمصدر

پشتو زبان میں حاصلمصدر کے بعض صیغے خلاف قواعد بالا کے بھی آتے ہیں جنمیں سے مشہور ذیل میں لکھے جاتے ہیں

استوگنه (بود و باش) اوښېدل سے	خواست (مانگنا) غوښتل سے
پرسوب (سوجن) پړسېدل سے	پخلی (پکوان) پخېدل سے
خونه (دکھلائی) ښيل سے	پېژندګلي (شناخت) پېژندل سے
خلاصی / رغيدن (رہائی) خلاصیدل سے	چلند (چلانا چلن) چلول سے
	سوی (جلن) سول سے
سورلي (سواری) سوریدل سے	تورى (سیاہ روئی) تورول سے

اسم فاعل

مصدر کے لام کو حذف کر کے اخیر میں لفظ ونکی یا وني ـ ہر دو بواو معروف و یائی ملینہ لگادیتے ہیں مثلاً تلل سے تلونکی ـ تلوني (جانیوالا) ويل سے ويونکی ـ ويوني (کہنے والا) وغیرہ جمع مذکر میں (ي) معروف ہوجاتی ہے اور مونث کیلئے مطلقاً (ې) مجہول ہوتی ہے ـ جیسے راتلل سے ـ گردان

واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مونث	جمع مونث
راتلونکی سړی	راتلونکي سړي	راتلونکې ښځه	راتلونکې ښځې
راتلونی	راتلوني	راتلونې	راتلونې

اسم مفعول و صفت مشبہ

(۱) مصدر وضعی میں سے تو مطلقاً لام مصدری کو مشدد کر کے واحد مذکر کیلئے مصدر کے آخر یائی ملینہ اور جمع مذکر کیو اسطے یائی معروف اور مونث کیلئے مطلقاً یائی مجہول لگادیتے ہیں ـ جیسے وژل (مارنا) سے وژلی ـ

(۲) کبھی بغرض تخفیف لام مصدری کو حذف کردیتے ہیں ـ جیسے تلل (جانا) سے تلی ـ وتل (نکلنا) سے وتلی وغیرہ ـ

گردان

واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مونث	جمع مونث
وِژَلّي سَړَیٔ	وژلّي سړي	وژلّې ښځه	وژلې ښځې
تلّیٔ 〃	تلّي 〃	تلّې 〃	تلّې 〃

(۲) مفعول یا صفت کے چند صیغے قاعدہ بالا کے خلاف بھی آتے ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

راغلی - راتلل سے - ملاست - سملاستل سے - کړی - کول سے - شوی - کیدل سے ناست - کښېنیاستل سے - ورکړی - ورکول سے -

(۳) مصدر ترکیبی سے بعد حذفیت علامت مصدر لازم میں تو اسم اصلی یا صفت تام کے آخر لفظ شوّی اور متعدی میں کړی زیادہ کر دیتے ہیں - مثلاً خوږیدل (زخمی ہونا) سے خوږ شوی اور خوږ کړی - مړیدل سے مړ شوی - مُوړ کړی کہینگے -

(۴) اطلاق مفعول تمام صیغوں پر فارسی کیطرح بہ لحاظ مشاکلت و مشارکت فی العلامت ہے - ورنہ لازم مصدروں سے مفعول نہیں آسکتا - اسلیئے جو لازم سے مشتق ہیں وہ صفت مشبہ کے صیغے کہلاتے ہیں -

بیان تذکیر و تانیث

علامات مذکر

(۱) جس اسم جامد کے آخر یائے ملینہ ہو وہ اکثر مذکر ہوتا ہے - جیسے لرګی (لکڑی) کاڼي (پتھر) وغیرہ

(۲) جسکے آخر یائے معروف ہو - مثلاً نائی (نوآ) دوبي - خُونی - وغیرہ -

(۳) جسکے آخر ہائے خفی ہو - مثلاً اُوړه (آٹا) ویښته - (بال) میړه (خاوند) وغیرہ

(۴) جسکے آخر واو لین یا معروف ہو مثلاً مَنْړَو (دالان) کَنْړَو - کَنْدُو - وغیرہ -

(۵) جسکے آخر یائے موقوف ہو مثلاً لوټۍ - څوئ -

علامات تانیث

(۱) جس اسم کے آخر یائے مثقلہ ہو مثلاً سپوږمۍ (چاند) څپلۍ (چپلی) مرۍ (گلا - منکا) وغیرہ

(۲) جسکے آخر ہائے مختفی ہو - مثلاً ښځه (عورت) کُنډه - لنګه وغیرہ -

(۳) جسکے آخر یائے معروف ہو مثلاً ښادی - آشنائی - وغیرہ -

(۴) جسکے آخر واو مجہول ہو مثلاً ښناد و (شارک) ښاد و - بېزو (بندری وغیرہ) -
(۵) جسکے آخر یائے مجہول جیسے مبدل از ہائے مختفی ہو - مثلاً ایرې (خاکستر) خولې (پسینا)
شُملې (چھاچھ) وینې (لہو) غېږې (کانٹی) نبنې (رنگی کی پہلی) واورې (برف) وغیرہ

مونثات سماعیہ

پښتو زبان میں عربی کیطرح مونث کے کئی صیغے ہیں جنمیں بظاہر کوئی علامت تانیث نہیں بلکہ محض سماع پر موقوف ہیں - اُنکی صفات اور افعال اور روابط ہمیشہ مونث ہی ہونگے - خواہ دوسری زبان میں وہ مونث نہوں - کثیر الاستعمال اور مشہور اسما ذیل میں لکھے جاتے ہیں -

بړستن - لحاف	نږور - بہو	مُصلیٰ - جانماز	شنخ - غار
پلټن - فوج	هګۍ - انڈہ	میاشت - چاند مہینہ	کوهار - ڈنٹھر
ترور - پھوپھی	ملا - کمر	ناوې - دُلہن	لمن - دامن
څنګل - کہنی	بن - انباغ - سوت	ورځ - دن	منګل - پنجہ
درشل - چوکھٹ	بمبېچو - بنولہ	یور - دیور کی بیبی	میچن - چکی
برمنز - کنگھی	تندار - چاچی	شا - پیٹھ	نندرور - نند
غوجل - گئو خانہ	ښاروو - شارک	بورجل - جگہ	وریځ - بادل
ارر - رسنہ	رونډار - بھابھی	نربنخ - کہپالی	غوا - گائی
لور - لڑکی	ستن - سوئی ستون	څرمن - کہال	نیا - نانی
مور - ماں	کوژدن - کوڑمائی	خور - بہین	ژړا - رونا
مېرمن - بیبی	لانبو - نیرنا	زانګو - بہگوڑا	رڼا - روشنی

غلا - چوری

قاعدہ تانیث ذی روح

(۱) جس اسم مذکر کے آخر یائے لین ہو اُسکی مونث بیائے مشددہ ہوگی مثلاً سپَی (کتا) سے سپۍ (کتیا) اپریدی (آفریدی) سے اپریدۍ - اوسی (ہرن) سے اوسۍ وغیرہ

(۲) جس اسم مذکر کے آخر یائے معروف ہو اُسکی مونث کیلئے (ی) اخیر سے حذف کرکے لفظ (نڑه) بنون غنّہ لگا دیتے ہیں جیسے دوبی سے دوبنڑه - نائی سے نائینڑه - ھاتی سے ھاتنڑه - موچی سے موچنڑه - یعنے دہوبن - نائن - ہتھنی - موچن -

(۳) جس اسم مذکر کے آخر ؤن بواو معروف ماقبل نون موقوف ہو تو اُسکی مونث میں دونو کو حذف کرکے اخیر میں لفظ نڑه - بنون غنّہ لگا دیتے ہیں - اور حرف ماقبل علامت کو مفتوح کردیتے ہیں مثلاً شپون (گڈریا) سے شپنه - شکونر (سہی) سے شکنڑه - ببنون سے ببننه -

(۴) جس اسم مذکر کے آخر ہائے مختفی ہو اُسکے ماقبل مونث کیلئے نون مفتوح زیادہ کردیتے ہیں مثلاً کُوربه (گھر والا) سے کُوربنه - غوبه (گوالا) سے غُوبنه - میلمه سے میلمنه -

(۵) جس اسم مذکر میں کوئی خاص علامت نہو اُسکی مونث کیلئے اکثر ہائے مختفی زیادہ کردیتے ہیں مثلاً چرگ (مرغا) سے چرگه - اوبن (اونٹ) سے اوبنه - خر سے خره -

(۶) بعضے مونثات حقیقیّہ (یعنے جنکے مقابلے میں نر ہو) خلاف القیاس آتی ہیں - جنمیں سے مشہور مشہور ذیل میں لکھی جاتی ہیں -

مونثات حقیقیّہ خلاف قیاس

آس - گھوڑا	ترلور - چچیرا بھائی	میبنه - بہنیں	جینۍ - لڑکی	آرتینه - عورت
اسپه - گھوڑی	ترله - چچیری بہن	لیور - دیور	تره - چچا	غوی - بیل
پلار - باپ	خښبنن - خاوند	ندرور - دِرانی	ترور - چچی پھوپھی	غوا - گائی
مور - ماں	بنځه - بیبی	نارینه - نر	خُورئی - بھانجا	میره - خصم
اوښی - خسر پوره	ځوی - بیٹا	مادینه - ماده	خورزه - بھانجی	میرمن - مالکانی
بنیبنی - سالی	لور - بیٹی	نیکه - نانا - دادا	ځلمی - جوان لڑکا	ځُوم - جنوائی
پلندر - سنیلا باپ	سخر - سُسر	نیا - دادی - نانی	پیغله - جوان لڑکی	نږور - بہو
میره - سنیلی ماں	خُواښی - ساس	هلک - لڑکا	سړی - مرد	وراره - بھتیجا

وُرِیرَه بھتیجی - وُرور - بھائی - خور - بہن -

افراد وجمعیّت

طریق جمع مذکّر

(١) جس اسم مفرد کی آخر (ی) ملیّنہ ہو - اُسکی جمع بیائے معروف ہوگی - جیسے کوُونکَی سے کوُونکي - شپیٔ سے سپی - سړی سے سړي - وغیرہ -

(٢) جسکے آخر یائے معروف ہو اُسکی جمع بزیادت (ان) الف ونون ہوگی جیسے کسبی سے کسبیان - خونی سے خونیان - دوبی سے دوبیان - وغیرہ

(٣) غیر ذی روح کی جمع اکثر بزیادت لفظ (وُنه) بواو معروف ہوتی ہے جیسے غمونه - کورونه (گھر) نوکونه (ناخن) - کبھی صرف نون مفتوح پر اکتفا کرکے ہائے مختفی حذف کردیتے ہیں - جیسے کالون (سال) بنړون (بن)

(ف) اخیر میں ہ ہو تو حذف کردیتے ہیں - جیسے زړه (دل سے زړونه - وغیرہ -

(٤) ذی روح کے بھی اکثر اسمائے مفردہ اس قاعدہ بالا کے موافق جمع ہوتے ہیں - جیسے لیور سے لیورونَ - آس سے آسونه - ځبنتن سے ځبنتنونَ - اگر آخر میں ہ ہو تو حذف ہوجائیگی - جیسے نره اور نرونَ - ینکه اور ینکونه - مگر چند اسماء ذیل اس قاعدہ کے برخلاف آتے ہیں (میره سے میړونَ - وراره سے وریرونَ - ورور سے وروڼه - څوئ سے څامن)

(٥) اکثر ذی روح کی جمع (ان) سے بھی ہوتی ہے جیسے مار (سانپ) سے ماران - لړم (بچھو) سے لړمان - ځوم سے ځومان - غوی سے غویان - قارغه (کوّا) سے قارغان - وغیرہ - اخیر میں ہ ہو تو فارسی کیطرح گاف سے بدلجاتی ہے - جیسے لیوه سے لیوگان نگرکا کا بچا) سے کاګان - ښادو سے ښادوگان - خلاف قیاس آتے ہیں -

(ف) بعضے اسمائے اشیا بھی اس قاعدہ کے موافق جمع ہوتے ہیں - جیسے غُنبُ (کلولہ) سے غنبان - خنب (گھنگری) سے خنبان - وغیرہ -

(٦) جس اسم مفرد مذکر کے آخر الف ہو اُسکی جمع فارسی قاعدہ کے موافق بزیادت لفظ (یان)

ہوگی شلاً مُلاّ سے مُلاّیان - آشنا سے آشنایان وغیرہ -

(۷) جن اسماء کے ماقبل آخر واو ساکن ہو اُنکی جمع میں اکثر واو کو الف سے بدلا کر اخیر میں (ہ) خفی لاحق کردیتے ہیں جیسے شپون سے شپانہ - شپول (باڑہ - آغول) سے شپالہ - سُوړ (ٹھنڈا) سے سارہ - زوړ (بوڑہا) سے زاړہ - کوږ (ٹیڑھا) سے کاږہ - مگر سُور (سوار) سے سوارہ - خوږ (میٹھا) سے خواږہ - خلاف القیاس ہے -

(ف) بعضے اسماء جیسے لړمون سے لړمانہ - بلتون سے بلتانہ - کندتون سے کُندتانہ - زنکون سے زنکانہ جو بر سبیل ترادف مستعمل ہیں - وہ قاعدہ بالا سے مستثنے اور حقیقت میں مفرد بصورت جمع ہیں - الا دونوں میں فرق یہہ ہے - کہ جو بصورت جمع ہیں وہ صرف حروف متغیرہ (یعنی حرف اضافت و حروف جارہ - و حالت فاعلیت فعل ماضی متعدی وغیرہ) کے ساتھ مستعمل ہونگے - شلاً د لړمانہ خُوبنی - پہ بلتانہ کښی - د زنکانہ ستړکہ - وغیرہ -

(۸) جن اسمائے مذکر کے آخر ہائے مختفی ہے - جمع میں اُنکے (ہ) سے پہلے (ان) بڑہا دیتے ہیں - جیسے غُوَیَہ (گوالا) سے غوبانہ - میلمہ (مہمان) سے میلمانہ - کوربہ (گھروالا) سے کوربانہ -

(۹) اسمائے اصوات میں بغرض تواتر او تکرار لفظ ھار - آخر میں بڑھا دیتے ہیں - جیسے ډ رسے ډ رّھار - ترنگ سے ترنگھار - شر سے شرّھار - پوچ سے پوچّھار -

(۱۰) بعضے اسماء مفردہ خود جمع کا معنے دیتے ہیں - ایسے اسماء کو اسم جنس کہتے ہیں - جنکا اطلاق قلیل و کثیر پر علی السویہ ہوتا ہے - شلاً وابنہ (گھاس) ویښتہ (بال) کُچ (مکھن) رانجہ (سرمہ) -

(۱۱) بعضے اسماء کے آخر جمعیت کیلئے ہائے خفی زیادہ کر دیتے ہیں - جیسے غل (چور) سے غلہ - مل (ساتھی) سے ملہ - خر (گدہا) سے خرہ -

طریق جمع مونث

(۱) جن اسماء کے آخر الف ہو اُنکی جمع اکثر بزیادت لفظ (وی) بیائے مجہول بنتی ہے۔ شلاً ژړا سے ژړاوی۔ ہلا سے ہلاوی۔ مگر یہہ افغانان پشاور کا لہجہ نہیں۔

(۲) جس اسم مفرد مؤنث کے آخر یائے ثقلہ ہو اُسکی صورت جمع میں ویسی ہی رہتی ہے۔ جیسی سپوږمۍ۔ نوړۍ۔ (لقمہ) وغیرہ۔

(۳) جس اسم مفرد مونث کے آخر یائے معروف ہو۔ جمع میں یائے ثقلہ سے بدل ہو جاتی ہے جیسے بدۍ سے بدۍ۔ خوارې سے خوارۍ۔ شوړلې سے سوړلۍ۔

(ف) حروف متغیرہ اور توابع متغیرہ کے ساتھ بحالت افراد بھی جمع مستعمل ہو گی۔ جیسے سوړلۍ لہ۔ خوارۍ سپک کړم وغیرہ۔

(۴) جسکے آخر ہائے مختفی ہو جمع کیحالت میں یائے مجہول سے بدل جائیگی۔ شلاً بنځه سے بنځې۔ توره (تلوار) سے تورې۔ خره (گدھی) سے خرې - وغیرہ۔

(۵) کل مونثات سماعیہ کی جمع بزیادت کسرۂ اشباعی یا (ی) مجہول کی ہوتی ہے۔ شلاً لار (رستہ) سے لارِ یا لارې اور برستن سے برستنِ یا برستنې۔ ستن سے ستنِ یا ستنې وغیرہ۔

(۶) جسکے آخر واو مجہول ہو اُسکی جمع بزیادت لفظ کانې بیائے مجہول کے ہو گی۔ شلاً پیشو (بلی) سے پیشوګانې۔ زانګو (ہگوڑہ) سے زانګوګانې۔ شادو سے شادوګانې۔

(۷) جمع مونث کے بعضے صیغے خلاف القیاس آتے ہیں جنمیں سے مشہور ذیل میں لکھ جاتے ہیں۔

واحد	معنے	جمع	واحد	معنے	جمع
خور	بہین	خوېندې	ندرور	نند	ندرورانې
لور	بیٹی	لونړه	نیا	نانی۔ دادی	نیاګانې

واحد	معنے	جمع	واحد	معنے	جمع
مور	ماں	میندې	نږور	بہو	نږیندې
یور	خاوند کے بھائی کی عورت	یونړه	ناوې	دُلہن	ناویانې

(۱) تمام جمع کے صیغے مطلقاً خواہ مذکر ہوں خواہ مونث - اور ویسی ہی اسمائے جنس - اور نیز جو اسمائے جنس کا حکم رکھتے ہیں - یعنے کل مصادر وغیرہ - جب فاعل فعل ماضی متعدی ہوں - یا حروف مغیرّہ (یعنی حرف اضافت - حروف جارہ - حرف ندا وغیرہ) کے ساتھ استعمال کئے جاویں - تو اُنکے اخیر ایک واؤ مجہول زیادہ کیجاتی ہے - اُس حالت میں اگر اُنکے اخیر یائے مجہول یا یائے معروف یا ہائے مختفی ہو - تو فصاحتہً حذف ہو جائیگی - بخلاف ختکوں کے کہ وہ اسکو ثابت رکھتے ہیں - مثلاً

اصلی	مغیرّہ	حالت
سړی -	سړو وهلی یم	فاعل فعل متعدی
ښځې -	ښځو	"
خلګې -	خلګو	"
ښځې -	د ښځو	"
بړستنې -	بړستنو کښې	حروف مغیرّہ کے ساتھ
میندې -	میندو له	"
اُسونه -	آسونو څخه	"
رونړه	ای رونړو	"

(۲) واو جمع کے لحوق کے وقت نمبر ۶ قاعدہ جمع مذکر کے الف سب حذف ہو جائینگے - مثلاً

اصلی	مغیرّہ
سواره	سورو وُلیدم

زاړه	د زړه وعمر لړ.دَ ی
کاړه	په کړ.ولړ کوکښیو تم
یاخه	بخوړ و ډونه خه وخوره
تاوده	نودواوبوکښ
خواږه	خوږ وکنوله مه زه

حالت فاعلی

(۱) فاعل ہمیشہ مفعول اور فعل پر مقدم ہوتا ہے۔ مثلاً زید راغی (زید آیا) بکر زید ووهلو بکر نے زید کو مارا۔ الّا بصورت اضمار مفعول سے موخر ہوجاتا ہے۔ مثلاً زید ئې ولید۔ زید کو اُسنے دیکھا۔

(۲) بعض اسما جنکی توضیح اپنے اپنے موافقہ میں کیگئی ہے۔ بحالت فاعلیت فعل متعدّی بصورت جمع استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثلاً سړی ووهلم (سړی) کی جگہ۔ اور سړو وُنیوم (سړی) کی جگہ۔

حالت اضافی

(۱) اسمائے ظاہرہ میں اضافت کی علامت (د) ہی جو فصاحتہً مضاف الیہ سی پہلے آتی ہے۔ مثلاً دَ زید کور۔ زید کا گھر۔

(۲) مضاف الیہ مظہر ہو۔ تو مضاف پر مقدم آتا ہے۔ جیسا اوپر گذر گیا۔ اور اگر ضمیر ہے تو موخر۔ مثلاً کارِم۔ کارِد۔ کارِئې۔ میرا کام۔ تیرا کام۔ اُسکا کام۔

(۳) مضاف الیہ واحد میں مونث کی ہ یائی مجہول سی۔ اور مذکر کی (ی) بلینۃ یائی معروف سی اور یائی معروف یائی مثقلہ سی بدل جائیگی۔ مثلاً د ښځې څښتن۔ دسړي ښځه۔ دَ سوَرلیٔ آس۔

(۴) مضاف الیہ جمع کا صیغہ۔ یا اسم جنس یا مصدر ہو تو اُسکی آخر واو مجہول زیادہ کیجائیگی۔ الّا اگر آخر میں ہ یا ی ہو تو حذف ہوجائیگی۔ مثلاً دَ سړو خوئ۔

د بنځو کار - د خلقو مال - د راتلو وقت وغیرہ -

حالت مفعولی

(۱) مفعول اگر ضمیر نہو - تو فاعل سے پیچھے آئیگا - اسکی علامت ت نه - ونه
له - لره ہوتی ہے -

(۲) بحالت افراد اور جمعیت اسکی تصریف وتبدیل بعینہ مضاف الیہ کیطرح ہوتی ہے -
شلاً دی سړی نه - دغی بنځی له - سړو له - بنځونه -

(۳) جو فعل اصلمیں متعدی الی مفعولین ہو (خواہ دوسرا مفعول عبارت میں مذکور نہو -) خاص اُس ہی صورت میں مفعول کی علامت لگائی جاتی - اور پھر خصوصاً پہلے مفعول پر شلاً زید ته ورکړه - یہاں سے جو مفعول ثانی ہے - محذوف ہے - اگر ایک ہی مفعول اصلی ہو تو وہاں علامت کا لگانا محض غلط ہوگا - شلاً زید ته راوله - جو دی ته راوړه - کہنا غلط ہے -

حالت ندائی

(۱) منادی مفرد مذکر کے اخیر اگر حروف مدہ اور ہائی مختفی نہو - تو ہمیشہ زبر پڑہی جاتی ہے - جیسے ای پلاراي ورور - اور اگر آخر میں یائے ملینہ ہو تو ہائے مختفی ہی زیادہ کردیتے ہیں جیسے ای سړیه - آخر میں ہائے خفی - یا حروف مدہ ہوں تو کچھ تغیر نہوگا - جیسے ای نږه -

(۲) مفرد موئنث کے آخر اگر حروف مدہ اور ہائے مختفی ہو تو کسرہ یا یائے مجہول پڑہتے ہیں جیسے ای خورِ - ای برستی - ہائے مختفی ہو تو حذف کردیتے ہیں - جیسے ای بنځی -

(۳) منادی جمع مذکر و مونث یا اسم جنس یا مصدر ہو تو اخیر میں واو مجہول لگا دیتے ہیں اس صورت اُسکی اخیر کی (ی) بقول فصیح حذف ہو جاتی ہے - جیسے ای سړو - ای بنځو - ای خلقو - ای بدو - ای ګنځلو - خٹک لوگ ای سړیو بھی کہتے ہیں -

حالت وصفی

(۱) پښتو زبان میں صفت اپنی موصوف سے پہلے جیسے کہ اُردو زبان میں ہے مقدم ہوا کرتی ہے -

(۲) صفت کی مطابقت اپنے موصوف کے ساتھ افراد اور جمعیت - تذکیر اور تانیث میں ضروری ہے -

	واحد	جمع
مذکر	موړ سړی	ماړه سړی
مونث	مړه ښځه	مړې ښځې

(۳) جس اسم مفرد مذکر کے آخر یائے لینہ ہو اسکی جمع مذکر بیائے معروف - اور اسکی مونث مطلقاً واحد و جمع ہر دو کبھی بیائے مجہول اور کبھی بیائے مشقلہ ہوگی - مثلاً تږی (پیاسا) نری (دبلا پتلا) - لیونی (باولا) پردی (بیگانہ) خوشی - (یلہ - آوارہ) - غلی (چپ چاپ) سے بہ تفصیل ذیل کہینگے -

واحد مذکر	جمع مذکر	مونث مطلقاً	
تږی سړی	+ تږي سړي	+ تږې ښځې	مونث بیائے مجہول
پردی "	+ پردي "	+ پردۍ "	مونث بیائے مشقلہ
نری آس	+ نري آسونه	+ نرۍ آسې	
کنځی وړکی	+ کنځي وړکي	+ کنځۍ وړکۍ	

(۴) جو اسمائے صفت اسمائے جنس ہیں - تذکیر کی حالت میں واحد اور جمع یکساں ہونگے - اور تانیث میں واحد کیلئے ہائے مختفی - اور جمع کیلئے یائے مجہول آخر میں زیادہ کیجائیگی - مثلاً کلک (مضبوط سے)

کلک سړی + کلک سړي	کلکه ښځه + کلکې ښځې
اوږد " اوږد "	اوږده " اوږدې "

اسی طرح اور اسمائے جنس مثلاً پلن (چوڑا) خوږ (میٹھا) سپک (ہلکا) - کلک (مضبوط) گډ (لنگڑا) لنډ (ٹھوڑا) نیغ (کھڑا) تېره (تیز) وغیرہ کی گردان کرو -

(۵) اکثر جن اسماء کے آخر ہائے مختفی خفیہ ہو - وہ تذکیر و تانیث - افراد و جمعیت کی حالت میں تغیر نہیں کہاتے - بلکہ سب حالتوں میں علی التسویہ استعمال ہوتے ہیں جیسے ښه (اچھا) ښکاره - ظاہر - غوره (پسندیدہ) ناکاره (فضول) بله (بے قید مطلق العنان)

وغیرہ - مثلاً

جمع مونث	واحد مونث	جمع مذکر	واحد مذکر
سوچہ بنجی	سوچہ بنخہ	سوچہ سری	سوچہ سری

(۶) اکثر اسمائے صفت جنکا دوسرا حرف واو مجہول یا معروف ہو - اُنکی مونث بحذف واو وزیادت ہائے مختفی اخیر میں آتی ہے - اسوقت ما قبل واو پر فتح (زبر) لگا دیتے ہیں -

مذکر	کونر - موبر - رُوند	کوبر - زوبر - سوبر
	بہرا - سیر - اندہا	ٹیڑھا - بوڑھا - ٹھنڈا
مونث	کنرہ - مرہ - رندہ	کبرہ - زبرہ - سرہ

(۷) جن اسمائے صفت کے اخیر کوئی علامت تانیث نہیں اُنکی مونث اکثر بزیادت ہائے مختفی آتی ہے - مثلاً خر سے خرہ - غل سے غلہ - مل سے ملہ - مر سے مرہ - وغیرہ -

(۸) بعضے صیغے صفت مونث کے قواعد مذکورۃ الصدر کے برخلاف آتے ہیں - جن میں سے کثیر الاستعمال اور مشہور ذیل میں لکھے جاتے ہیں -

مونث	معنے	مذکر	مونث	معنے	مذکر
تورہ	کالا	تور	شنہ	ہرا	شین
خورہ	بکھرا ہوا	خور	خوبرہ	میٹھا	خوبر
درنہ	بھاری	دروند	تودہ	گرم	تود
تروہ	کھٹا	ترېو	تربنہ	کڑوا	ترېښ
سرہ	لال	سور	لوندہ	بھیگا ہوا	لوند

(۹) پشتو زبان میں اسم صفت کیلئے یہہ لازم نہیں - کہ عربی کیطرح مادہ کے مطابق ہی ہو - بلکہ صرف سماع پر موقوف ہے - جیسے تندہ (پیاس) سے تږی (پیاسا) - ولږہ (بھوک) سے وږی - خوب (نیند) سے اودہ (سویا ہوا)

(ن) حروف مغیرہ (یعنی دَ - اضافی اور علامت مفعول یعنی نہ - لہ - اور حروف جار یعنی لہ - نہ - کبنی - سرہ - دپارہ وغیرہ) کے ساتھہ مستعمل ہو - تو اُسوقت صفت اور موصوف دونوںمیں وہی تغیرات ہونگے - جو حالت افرادی میں ہوا کرتے ہیں -

(ف) اسحالت میں لفظ زارہ - مارہ وامثالہا جمع کے صیغوں کے الف حذف ہو جاتے ہیں - جیسے دَ ذَرُمُو وسرو آس - دَسَرُو خلقو نظر وغیرہ

حالت نصبی

پشتو زبان میں بھی عربی کیطرح بعضے اسماء کے اخیر خاص حالتوں میں زبر پڑہ ہی جاتی ہے - ایسی اسماء کو منصوبات کہتے ہیں - آٹھہ حالتوں میں اسم منصوب ہوتا ہے

(۱) جس پر (نا) حرف نفی داخل ہو - مثلاً ناقابل سری وغیرہ -

(۲) جسپر (بی) کلمۂ نفی داخل ہو - جیسے بی قدرحاکم دی -

(۳) منادی مفرد مذکر خواہ حرف ندا مذکور ہو خواہ محذوف جیسے ھلک راشہ -

(۴) څو - کلمۂ استفہام کا مستفہم عنہ جب صحیح الآخر ہو - جیسے څو کسَ دی -

(۵) بعض حروف جارہ جیسے لہ وغیرہ کا مجرور جیسے لہ کور داغی -

(۶) معدود مذکر صحیح الآخر جس صورت میں کہ اسم جنس ہو جیسے پنځہ کسَ -

(۷) نون جمع بحالت خاصہ جیسے کالونَ - عمرونَ وغیرہ -

(۸) لفظ تر کا (جب ځکہ کے استعمال میں بمعنے لہ آتا ہے) مجرور مثلاً تر شاعری بد خہ نشتہ - شاعری سے کوئی چیز بُری نہیں -

(ف) بعض رسم الخط میں منصوبات کے اخیر ایک ہائے مختفی بڑہا دیتے ہیں -

بحث فعل

ماضی مطلق

قاعدہ۔ مصدر وضعی ہیں سے تو اکثر علامت مصدری یعنی لام کو اخیر سے حذف کر کے باستثنائے چند صیغوں کے ابتدا میں ایک واو مضموم لزوماً زیادہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً
بھیدل سے وُبھِید۔ نہیدل سے ونہید۔ کرزیدل سے وُکرزید
وغیرہ۔

یہہ واو اگرچہ اصلی نہیں لیکن اسکا حذف کرنا کسی طرح جایز نہیں ہوتا۔ کیونکہ اسکے سوا صیغہ کا کوئی معنے نہیں ہوتا۔

جن صیغوں کے پہلے لفظ کِښِ یا وَر۔ دَر۔ را ہو۔ اور نیز جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ اُن پر واو داخل نہوگی۔

اُدرید۔ پاڅید۔ سملاست۔ پرلوت۔ پرانیت۔ پرلیبنود۔ پریښت
پرانیت۔ نَنَوَتَت۔

یہ واو ہمیشہ مضموم ہوتی ہے۔ مگر خاص جس صیغے کے پہلے الف ممدودہ ہو وہاں بلحاظ محاورت و خِفّت مفتوح پڑہی جائیگی۔ اور الف ممدودہ صرف الف ساکن ہو جائیگا
مثلاً آلوتل سے وَالوت۔ آخیستل سے وَاخیست۔ وغیرہ۔

ماضی کے اخیر ہمیشہ سکون ہوتی ہے۔ اِلّا بعضے صیغوں میں حرف اخیر کو متحرک کر کے ہائے خفی اسکے آخر بڑہا دیتے ہیں۔ اور یہہ امر سماعی ہے مثلاً نیول سے ونیوہ۔
بخښل سے وُبخښه۔ وژل سے وُوژه۔ وغیرہ۔

متعدی صیغوں میں کبھی ضمیر مفعول یعنی يَ۔ وغیرہ بھی بیچمیں حائل ہو جاتی ہے۔ مثلاً
وُيَ لید۔ کښي يې ليښت۔ پري يې ليښت۔ وُ يې نيوه۔

رائیُ وُست - وائیُ خیست وغیره -

اور مصادر غیر وضعیّہ میں سے علامت مصدری یعنی کیدل یا یدل بصورت لزوم اور کوُل یا وُل بصورت تعدّی کو اخیر سے دور کرکے پورے کلمہ صفت کے بعد لازم میں لفظ شُه یا شُو بواو مجہول - اور متعدّی میں لفظ کړ زیادہ کردیتے ہیں - مثلاً

مصدر لازم		ماضی مطلق	مصدر متعدی		ماضی مطلق
پخیدل	(پکنا)	پوُخ شُه	پَخَوُل	(پکانا)	پوُخ کړ
ګړبدل	(ٹیڑھا ہونا)	کوبړ شه	ګړوُل	(ٹیڑھا کرنا)	کوبړ کړ
مړیدل	(رجنا)	موړ شه	مړول	(رجانا)	مُوړ کړ
سړیدل	(ٹھنڈا ہونا)	سوړ شُه	سړوُل	(ٹھنڈا کرنا)	سوړ کړ

ماضی مطلق کے چند صیغے خلاف القیاس ہیں - جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں -

مصدر		ماضی	مصدر		ماضی
آخل	(گوندھنا)	واخل	کول	ہونا	وُشُه / وشُو
ایښل	(رکھنا)	کښېښود	لَنْبَل	(نہانا)	وُلَنْبل
بیول	(لیجانا ذی روح کا)	بُوت	لیکل	(لکھنا)	وُلیکل
تلل	(چلنا)	لاړ	لوُشل	(دوہنا)	وُلوَشلَه
راتلل	(آنا)	راغی	وَرتلل	(جانا)	وراغي
کتَل	(دیکھنا)	وُکوت	وَیل	(کہنا)	وُوِ
کوُل	(کرنا)	وُکړ	وړل	(لیجانا چیز کا)	یُووړ

راغی - اِسکی (ی) لام کا بدل ہے - گویا اصل میں راغل تہا - اور اسی اصل پر اِسکے تمام صیغے مبنی ہیں -

---

گردان فعل ماضی مطلق معروف

	غایب		مخاطب		متکلم	
	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
		لام یا ہائے مختفی -	یائے مجہول	یائے مثقلہ -	میم ساکن	واو معروف
مذکر	پاخید	پاخیدہ پاخیدل	پاخیدی	پاخیدئ -	پاخیدم -	پاخیدو
مونث	پاخیدہ	پاخیدِی	〃	〃	〃	〃

مونث کے لئے واحد غایب میں ہائے مختفی بڑھا دیتے ہیں اور جمع میں اسکو یائے مجہول سے بدل کرتے ہیں - باقی صیغے مشترک ہیں -

راغی - کی گردان راغل اصل سے کرینگے بدیں طریق -

مذکر { راغی { راغلہ / راغلل - راغلی - راغلئ - راغلم - راغلو

مونث { راغلہ راغلی 〃 〃 〃 〃 〃

کبھی - صیغہ واحد غائب کے اخیر واو مجہول بھی زیادہ کر دیتے ہیں - مثلاً پاخید سے پاخیدو - اور راغی سے راغلو وغیرہ -

کبھی مصدر کے آخر باستثنائے صیغہ جمع غائب علامات مذکورۃ الصدر بڑھا کر استعمال کرتے ہیں - مثلاً پاخیدل سے

پاخیدلُو - پاخیدل - پاخیدلی - پاخیدلئ - پاخیدلم - پاخیدلو

اس صورت میں ماضی استمراری کے صیغے سے مشابہ ہوتا ہے - لیکن فرق یہہ ہے کہ اس میں لام مصدری پر تلفظ میں بہت زور نہیں دیا جاتا - اور استمراری میں اسکے برخلاف ہوا کرتا ہے

فائدہ - فعل لازم میں تو گردان بلحاظ فاعل کے ہوتی ہے - اور فعل متعدی میں بلحاظ مفعول کے - بلحاظ فاعل فعل میں کچھہ تغیر نہیں ہوتا - مثلاً ھغہ وُلید لے آخرہ کہا جائے گا -

گردان فعل متعدّی ماضی مطلق

بلحاظ فاعل

هغه وُليد۔ هغوی وُليد۔ تا وليد۔ تاسو وليد۔ ما وليد۔ مونږ وُليد
وُيُ ليد۔ وُيَ ليد۔ وُدِ ليد۔ وُمُو ليد۔ وُمِ ليد۔ ومو ليد

گردان فعل متعدّی ماضی مطلق

بلحاظ مفعول

وُيي ليد۔ وُيي ليد ل۔ وُئي ليدي۔ وُئي ليدئ۔ وُيي ليدم۔ وُئي ليدُو
اُسکو دیکھا۔ اُنکو دیکھا۔ تجھے دیکھا۔ تمہیں دیکھا۔ مجھے دیکھا۔ ہمیں دیکھا
یہاں یئ تو فاعل کی ضمیر ہے۔ اور فعل کے اخیر کی علامتیں سب مفعول کے لحاظ سے ہیں۔

قاعدہ ماضی مطلق مجہول

صیغہ مفعول کے آخر لفظ شُو زیادہ کرکے علامات مذکورۃ الصدر لگا دیتے ہیں مگر واو مضموم بھی اپنے اپنے مواقع مخصوصہ پر ابتدا میں زیادہ کیجاتی ہے۔ مثلاً لیدل سے۔
وُليد لَی شو۔ وُليد لَی شول۔ وُليد لَی شوي۔ وُليد لَی شوئ۔ وُليد لَی شوم۔ مونږ وُليد لَی شُو
وہ دیکھا گیا۔ وہ دیکھی گئی۔ تو دیکھا گیا۔ تم دیکھی گئی۔ میں دیکھا گیا ہم دیکھی گئی
کبھی بغرض تخفیف لام مصدری کو حذف کر دیتے ہیں۔ مثلاً وُليدَ ي شو۔ الخ۔

ماضی قریب

قاعدہ ۔ صیغہ ہائے مفعول یا صفت کے اخیر حالات مختلفہ میں کلمات ربط جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں زیادہ کر دیتے ہیں۔

متکلم		مخاطب		غائب	
جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد
یُو	یم	یَئ	یې	دي	ډي
بواو معروف		بیائے ثقلہ	بیائے مجہول	بیائے معروف	بیائے ملینہ

گردان ماضی قریب

وَتلَیٰ دَی۔ وَتلي دي۔ وَتلَیٰ یې۔ وَتلَیٰ یَئ۔ وَتلَیٰ یم۔ وَتلي یُو

وہ نکلا ہے۔ وہ نکلے ہیں۔ تو نکلا ہے۔ تم نکلے ہو۔ میں نکلا ہوں۔ ہم نکلے ہیں

(ف) مونث کے صیغوں میں یائے مفعول سب جگہ مجہول ہوگی۔ اور واحد غائب میں حرف ربط دَہ ہوگا۔ باقی سب صیغے مذکر کی طرح ہونگے۔

مذکر میں افراد اور جمع کی حالت میں مفعول کا صیغہ بھی بدلتا جائیگا۔

(ف) چونکہ ماضی قریب کے صیغوں کا بنانا مفعول یا صفت کے صیغوں پر موقوف ہے اسلئے مصادر ذیل سے بدیں طریق اشتقاق کیا جائیگا۔

کېدل	سے	شوّی دی	راتلل	سے	راغلی دي
کول	"	کړی دَی	ورتلل	"	ورغلی دي
تلل	"	تلی دي / لاړ دی	ورکول	"	ورکړی دی

کبھی ماضی قریب کے صیغۂ جمع غائب کے آخر ایک نون مفتوح یا بزیادت ہائے مختفی واسطے ترنم کے اشعار اور قوافی میں زیادہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً

راغلي دَینَ۔ تلي دینه۔ مبتلي دینَ۔ وَتلي دینَ۔

مفعول کے لحاظ سے مخاطب میں نون ترنم آتا ہے۔ مثلاً

بادِ لہ اصل شوند ی شري دي + یادِ پرپان دَھندستان مبتلي دینه

مجہول کے صیغوں کیلئے مفعول یا صفت اور کلمۂ ربط دونوں کے بیچ لفظ شَوِی لگا دیتے ہیں - اور تذکیر اور تانیث اور افراد اور جمع کیحالت میں اور دو جزوں کی طرح اِس لفظ کی بھی گردان کیجاتی ہے - یعنے تذکیر میں تو مفرد کے لئے یائے ملینہ - اور جمع کے لئے یائے معروف - اور مونث کے واسطے مطلقاً یائے مجہول بولا جائیگا - مثلاً

مذکر — مونث

لیدَلی شَوَی دَی - لیدلی شَوِی دِی + لیدِلی شَوِی دہ - لیدِلی شوِی دی

ماضی بعید

قاعدہ - صیغہ مفعول یا صفت کے اخیر حالات مختلفہ میں علامات ذیل لگا دیتے ہیں - یہاں بھی مفعول کے صیغے کیحالت افراد اور جمع اور تذکیر و تانیث میں بعینہ ایسی ہوگی - جسطرح کہ ماضی قریب میں تھی -

علامات

	غائب		مخاطب		متکلم	
	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
مذکر	وُہ	وُو	وِي	وَئ	وُم	وُو
		واو معروف	یائے مجہول	یائے متقلہ		واو معروف
مونث	وَہ	وِي	"	"	"	"
	تلّی وُہ وہ گیا تھا	تلّی وُو وہ گئے تھے	تلّی وِی تو گیا تھا	تلّی وَیٔ تم گئے تھے	تلّی وم میں گیا تھا	تلّی وُو ہم گئے تھے
	تلّی وَہ وہ گئی تھی	تلّی وِي وہ گئی تھیں	تلّي وِي تو گئی تھی	تلّي وَئ تم گئی تھیں	تلّی وُم میں گئی تھی	تلّی وُو ہم گئی تھیں

ماضی احتمالی یا شکیہ

قاعدہ - لازم میں صفت اور متعدّی میں مفعول کے آخر علامات ذیل بڑھا دیتے ہیں۔

غایب		مخاطب		متکلم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
بَہ وِیْ	بَہ وِي	بہ لِیْ	بَہ یِّیْ	بَہ یِم	بَہ یُو

گردان ماضی احتمالی یا شکیہ

راغلَی بَہ وِي - راغلِی بَہ وِي - راغلَی بَہ لِیْ - راغلِی بَہ یِیْ - راغلَی بَہ یم - راغلِي بَہ یو

(ف) مفعول کا صیغہ مذکر میں بحالت افرادی تو بیائے ملینہ - اور بحالت جمع بیائے معروف اور مونث کیلئے مطلقاً بیائے مجہول ہوگا۔

ماضی تمنا یا شرطیہ

صیغہ مفعول یا صفت کے آخر سب صیغوں کیلئے لفظ وَیْ بواو مفتوح اور یائے ملینہ لگا دیتے ہیں۔ طریق امتیاز دونوں میں یہہ ہے - کہ اگر حرف شرط یعنے کَہ کے ساتھ مستعمل ہو تو شرطیہ ہوگا۔ اور اگر حرف تمنا یعنی کشکي وغیرہ کے ساتھ بولا جاوے تو تمنائیہ ہوگا۔

گردان ماضی شرطیہ

کَہ اگر	واحد هغه - نه - زه وہ تو میں	راغلَی وَی
	جمع هغوی - تاسو - مونږ وے تم ہم	راغلِي وَی آتے

گردان ماضی تمنائی

جمع ۲	هغوی - تاسو - مونږ	راغلي وي
واحد ۱	هغه - ته - زه	راغلی وي

(ف) ماضی شرطیہ کے مقابلے جزا میں جو ماضی ہوگی اُسپر لفظ بہ زیادہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً که واك خما وی نو د اکار به هیچری نه وه شوي -

ماضی استمراری یا ناتمام

(۱) لازم میں لام مصدر کو حذف کرکے علامات ذیل لگا دیتے ہیں۔ مثلاً راتلل (آنا) سے

گردان

غایب		مخاطب		متکلم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
واو مجہول	لام - یائے خفی	یائے مجہول	یائے ثقیلہ	میم ماقبل مبہم	واو معروف
هغه راتلو	هغوی راتلل (راتله)	ته راتلې	تاسو راتلئ	زه راتلم	مونږ راتلو
وہ آتا تھا	وہ آتے تھے	تو آتا تھا	تم آتے تھے	میں آتا تھا	ہم آتے تھے

(۲) متعدی میں تین طرح بناتے ہیں۔

(۱) خود مصدر یہہ معنے دیتا ہے۔ مثلاً لمبل (نہانا) کښل (لکھنا) اس صورت میں سب حالتیں یکساں رہینگے۔ کسی طرح کا تغیر نہیں ہوگا۔ جیسے

واحد { هغه - تا - ما } لمبل یا کښل
جمع { هغوی - تاسو - مونږ }

(۲) کبھی لام مصدری کو ہائے خفی سے بدلا دیتے ہیں۔ مثلاً لیدل سے (دیکھنا) لیده

واحد { هغه - تا - ما } لیده
جمع { هغوی - تاسو - مونږ }

(۳) کبھی لام مصدر بھی حذف کرنے سے بچتا ہے۔ کبھی اسمیں بھی تخفیف ہو جاتی ہے۔ مثلاً

وِيل (کہنا) مصدر سے وِي یا وِ بلا تغیر تمام حالتوں میں کہا جائے گا۔

وِی یا وِ	هغه - تا - ما	واحد	
"	هغوی - تاسو - مونږ	جمع	

(ف) ہر ایک صورت مذکورۃ الصدر میں ماضی استمراری کے تمام صیغوں پر لفظ به بھی زیادہ کر دیتے ہیں۔ شلاً راتلو به یا به راتلو۔ لېنل به یا به لېنل وغیرہ۔

ماضی توبیخی

یہہ وہ ماضی ہے جو مافات پر حسرت اور ندامت کے معنے دیتی ہے۔ اور توبیخ پر دلالت کرتی ہے۔

قاعدہ ۔ (۱) ماضی بعید میں لفظ به زیادہ کرنے سے بنتی ہے۔ مثلاً راتلل مصدر سے راغلیٰ به وه (چلا آتا) یعنے افسوس کہ وہ نہیں آیا۔ یا یہہ کہ کیوں نہیں آیا۔ یعنے بہت برا کیا۔ ضرور آنا چاہئے تہا۔ اسکی تمام گردان ماضی بعید کی طرح ہے۔ الا لفظ به دونو جزوں کے بیچمیں رکھینگے۔

(۲) ماضی استمراری بہی ایک خاص صورت میں یعنے بحالت تاخیر لفظ به ماضی توبیخی کا معنے دیتی ہے۔ اور یہہ بات قرینے پر منحصر ہے۔ شلاً راتلو به یعنے کیوں نہیں آیا استعمال سے یہہ باتیں بخوبی ذہن نشین ہو سکتی ہیں۔

ماضی امکانیہ

وہ ہے جو قدرت اور طاقت کے معنے پر دلالت کرتی ہے۔

قاعدہ

مصدر کے آخر تشدید کے بعد یائے مجہولہ زیادہ کر کے علامات ذیل آخر میں لگا دیتے ہیں۔

متکلم		مخاطب		غائب	
جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد
شو و	شوم	شوَیَّ	شوِيِ	شول	شُو
بواو معروف		بیائے مشقلہ	بیائے مجہول	شوہ	بواو مجہول

مثلاً تلل (آنا) مصدر سے اسطرح گردان کرینگے۔

تلّلی شو۔ تللّی شول۔ تللی شوِي۔ تللّی شوَیّ۔ تللّی شوم۔ تللی شوو

کبھی لام مصدری کو تخفیفاً حذف بھی کرکے راتلی شو الخ کہتے ہیں۔

ماضی مجہول

ہر ایک ماضی میں لفظ شوِيِ باستثنائے ماضی استمراری مفعول اور علامت دونو کے بیچ داخل کرکے تینون جزونکی گردان کرتے ہیں۔ ماضی استمراری میں مفعول کے آخر لفظ کید و لگاکر دونو جزونکی گردان کرتے ہیں۔ مثلاً لید لی کید وبه۔

ماضی منفی

ہر ایک ماضی میں لفظ نه زیادہ کرنے سے بنتی ہے جیسے پانه خید۔ راته راغی پریوتی نه وُه وغیرہ۔

فعل حال

(۱) جن مصدروں کے اخیر لفظ یدل ہے انہیں سے کبھی دل حذف کرنیکے بعد حال کا صیغہ بنجاتا ہے۔ مثلاً آوریدل سے آوری۔ پاخیدل سے پاخي۔ اوسیدل سے اوسی۔ تبنیدل سے تبنتی وغیرہ۔

الّا غائب میں مطلقاً (ی) معروف۔ اور مخاطب کیلئے واحد میں یائے مجہول۔ اور جمع میں یائے مشقلہ اور متکلم واحد میں میم۔ اور جمع میں واو معروف آخر میں

پڑہا جائیگا۔

(۲) کبھی اسکے بعد لفظ بڑي بڑہانے سے بڑہتا ہے۔ شلاً اُدریدل سے اُدربڑی کریدل سے کربڑی وغیرہ۔

(۳) جن مصدرون کے اخیر لفظ وُل ہے۔ اُنمیں سے کُلّیتہً۔ اور باقی مصادر سے غالباً باسقاط لام والحاق یائے معروف بنایا جاتا ہے مثلاً آچول سے آچوی آنڑول سے آنڑوی۔ رتل سے رتہی۔ نرل سے نری۔ وغیرہ۔

گردان فعل حال

متکلم		مخاطب		غائب	
جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد
اُدریڑو	اُدریڑم	اُدریڑئ	اُدربڑی	اُدریڑي	آڈیڑی
آودو	آورم	آورئ	آوڑي	آوري	آوڑي

پشتو زبان میں حال کے بہت سے صیغے خلاف القیاس آتے ہیں۔ جنکی صحت محض سماع پر موقوف ہے۔ اسلئے میں اُن سبکو علی الترتیب ذیل میں بیان کرتا ہوں۔

صیغہ ہائے حال	معانی	مصادر	صیغہ ہائے حال	معانی	مصادر
بوزی	لیجانا	بوتل	آغڑی	گوندہنا	آبیل
بیائی	”	بیول	آخلی	لینا	آخیستل
پیژنی	پہچانتا	پیژندل	اُغندی		آغستل
پریوزی	گرنا	پریوتل	آلوزی	اُڑنا	آلوتل
پرانیزی	کھولنا	پرانیتل	آوڑی	مبتلا ہونا	آوبنتل
پریږدی	چھوڑنا	پرلینل	ږدی	رکھنا	ایښل-ږدول
پیری	خریدنا	پیرودل	اُباسی	رکھنا	ایستل
دڅمی-زي	جانا	تلل	اُوڑي	بنتا	اُودل

ټوخل - کھانسی کرنا توخیږی
جاریستل {واپس کرنا / قے کرنا} جارباسی
ژړل - رونا ژاړی
ختل - چڑھنا خیژی
خندل - ہنسنا خاندی
خوړل - کھانا خوری
خیل - دکھلانا خائی
ډنګل - کودنا ډانګی
راتلل - آنا رازی
راښکل - کھینچنا - راکاږی
رغښتل - لیٹنا رغړی
راوستل لانا ذی روح کو راولی
رودل - چگنا دودھ کا - روّي
سملاستل - سونا سملیّ
سول - جلانا {سوزی / سیزی}
شکښتل - تیرنا سکنړی
سپړدل - اُدھیڑنا سپړی
غپل - بھونکنا غاپی
زنګل - جھولنا زانګی
غوښتل - مانگنا غواړی
لیدل - کتل - دیکھنا کوری - وینی

کنودل / کنستل {کھودنا} کنی
کښیوتل - پھنسنا کښیوزی
کښیناستل - بیٹھنا کښینی
کښیستل - پھنسانا کښیوزی
لمبل نہانا لامبی
لوښتل - الگ ہونا لوَړی
لوستل - پڑھنا لوَلّي
لوستل - پراگندہ کرنا لوَرّی
نښتل پہنسنا نښلی
ننوتل - گھسنا ننوُوزی
موندل - پانا مومي
نغړدل - نگلنا / نغښتل - لپیٹنا {نغړّی}
نیول - پکڑنا نیسی
مښل - ملنا مږّی
وتل - نکلنا وُوزی
وژل - مارڈالنا وژنی
مړل - مرنا مړی
ویل - کہنا وائي

فائدہ

کبھی اردو کی طرح ماضی کی جگہ یہ لحاظ محاورت

واستفہار فعل حال کا صیغہ مستعمل کیا جاتا ہے۔ مثلاً ما ولید چہ سړی ناجوړ دی۔ یعنے اُسکو دیکھا کہ وہ بیمار ہے۔ زہ خبر نہ وُم چہ مکر کوئی۔ میں نہیں جانتا تھا۔ کہ وہ مکر کرتا ہے۔

(ف) کول۔ مصدر کے حال کے چند صیغے بھی خلاف القیاس آتے ہیں۔ چنانچہ

	غایب	مخاطب	متکلم
واحد	کوی۔ کړی۔ کي۔ کاندِ۔ کا۔ کَ	کوې۔ کړې۔ کې	کوم۔ کړم۔ کم
جمع	״ ״ ״ ״ ״ ״	کوئ۔ کړئ۔ کئ	کوو۔ کو۔

حال مجہول

قاعدہ۔ مفعول کے صیغوں کے اخیر لفظ کیږي لگا کر دونوں جزو کی گردان کرتے ہیں۔

گردان

نیولَی کیږی۔ نیولي کیږې۔ نیولَی کیږئ۔ نیولِی کیږئ۔ نیولَی کیږم۔ نیولی کیږو

حال امکانی

قاعدہ۔ صیغۂ مفعول یا صفت کے اخیر لفظ شی لگاتے ہیں۔ اس میں پہلا جزو برحال رہتا ہے۔ اور دوسرا بدلتا جاتا ہے یعنے غائب میں مطلقاً بیائے معروف اور مخاطب واحد میں بیائے مجہول اور جمع میں بیائے ثقلہ۔ متکلّم واحد میں بحذف یا وزیادت میم اور جمع میں بزیادت واو معروف استعمال کیا جائیگا۔ مثلاً کول سے۔

	غایب	مخاطب	متکلم
واحد	ھغہ کوُلَی شي وہ کر سکتا ہے	تہ کوُلَی شې تو کر سکتا ہے	زہ کوُلَی شم میں کر سکتا ہوں
جمع	ھغوی کوُلَی شي وے کر سکتے ہیں	تاسو کولَی شئ تم کر سکتے ہو	مونږ کوُلَی شُو ہم کر سکتے ہیں

(ف) لام مصدری کو بغرض تخفیف حذف بھی کر دیتے ہیں مثلاً بیولَی شي سے بیوی شي وغیرہ

حال مستمر

جب کلمہ لکیادی - صیغہ حال پر زیادہ کر دیتے ہیں تو وہ استمراری بنجاتا ہے - اسوقت دونو جزوں کے برابر گردان کیجاتی ہے - مثلاً زي سے گردان -

لکیادی زي - لکیادي زي - لکیاڍِ زِي - لکیائی زیٔ - لکیایم زم - لکیایو زو

وہ جا رہا ہے - وہ جا رہی ہیں - تو جا رہا ہے - تم جا رہی ہو - میں جا رہا ہوں - ہم جا رہے ہیں

فعل مستقبل

(۱) صیغہ حال کے پہلے یا بیچمیں لفظ بہ زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے راکاڍی سے راکاڍی بہ یا رایہ کاڍی (کھینچیگا) پریڍی سے پریڍی بہ - یا پری بہ ڍی (چھوڑ دیگا) سملی سے سہ بہ ملی یا سملی بہ (سو جائیگا)

(۲) جو حال کے صیغے ترکیبی ہیں اُنمیں سے علاوہ قاعدہ بالا کے اسطرح بھی مستقبل کا صیغہ بنایا جاتا ہے کہ بڑی علامت حال کو دور کرکے صفت کے آخر لفظ بہ شی لگا دیتے ہیں اور کبھی لفظ بہ کو مقدم کر لیتے ہیں شلاً ورکبڑی سے - ورك بہ شی - یا بہ ورك شي (گم ہو جائیگا) وغیرہ -

یاد رکھو کہ بہ کا زیادہ کرنا عام نہیں - کسی جگہ اول اور کسی جگہ بیچمیں اور کسی صیغے میں دونو جگہ صحیح ہوتا ہے - اور یہہ تمام سماع پر موقوف ہے -

(۳) بعضے صیغوں میں بہ کے ساتھہ اول یا بیچمیں (وُ) یعنے واو مضموم الحاقی بھی ضم کیجاتی ہے شلاً گوڍی سے وُبہ کوڍی - رغری سے وُبہ رغری یا بہ وُرغری - مگر جس صیغے کے اوّل الف ممدودہ ہو وہاں واو مفتوح ہو جائیگی - اور الف ممدودہ صرف الف ساکن رہجائیگا - جیسا کہ ماضی مطلق میں بیان ہو چکا - شلاً آخلی سے وابہ خلی -

(۴) کبھی بہ سے پیچھے ضمیر متصل مفعول یا فاعل بھی یعنے يُ وغیرہ زیادہ کیجاتی ہی جیسے

صیغے کی ہیئت میں کسیقدر فرق ہو جاتا ہے۔ مثلاً کبنیٖنوی سے کبنیٖ بہ ئی نوی (اُسے بٹھلائیگا) پریوزی سے پری بہ وُوزی۔ (گر جائیگا) وغیرہ۔

(۵) مستقبل کے بعض صیغے خلاف القیاس بھی آتے ہیں۔ جیسے زی سے لاڑ بہ شي۔ (چلا جائیگا) داذی سے دا بہ شی۔ کیږی سے وبہ شی (ہو جائیگا)۔ اِسوقت گردان میں لفظ شي میں تغیر ہوتا جائیگا۔

گردان		
واحد غائب ۔ جمع غائب	واحد مخاطب ۔ جمع مخاطب	واحد متکلم ۔ جمع متکلم
وُبَہ شي ۔ وبہ شي	وبہ شِي ۔ وُبَہ شئ	وُبہ شم ۔ و بہ شو
وہ ہو جائیگا ۔ وے ہو جائینگے	تو ہو جائیگا ۔ تم ہو جاؤ گے	میں ہو جاؤنگا ۔ ہم ہو جائینگے

مستقبل مجہول

قاعدہ۔ مفعول کے پہلے لفظ بَہ علامت استقبال اور اُسکے آخر کلمۂ شي علامت مجہولیت لگاکر دونو جزونکی گردان کرتے ہیں۔ یہاں بھی واو الحاقی لبشرطیکہ کلمہ بہ کے پہلے یا پیچھے بڑھائی جاتی ہیں۔ مثلاً نیول سے و بہ نیولٰی شي (پکڑا جائیگا) یا بَہ وُنیولیٰ شي کہینگے۔

گردان مستقبل مجہول

	غائب	مخاطب	متکلم
واحد	هغه بہ وُنیولیٰ شي وہ پکڑا جائے گا	تہ بہ وُ نیولیٰ شئ تو پکڑا جائے گا	زه بہ ونیولیٰ شم میں پکڑا جاؤں گا
جمع	هغوی بَہ وُنیولَیٖ شی وے پکڑے جائینگے	تاسو بہ وُنیولیٰ شئ تم پکڑے جاؤ گے	مونږ بَہ وُنیو لی شو ہم پکڑے جائینگے

کلمہ شي غائب میں مطلقاً بیائے معروف۔ اور مخاطب واحد میں بیائے مجہول اور جمع

میں بیائے مستقبل اور متکلم واحد میں بحذفیت یا وزیادت میم اور جمع میں بزیادت واو معروف ہوگا اور مفعول کی (ی) وحدت میں لینہ اور جمع کیحالت میں بیائے معروف پڑہی جائیگی۔

مستقبل امکانی

قاعدہ - صفت یا مفعول کے آخر کلمات امکانیہ جو ذیل میں ہیں لگا کر لفظ **بہ** جو علامت استقبال ہے زیادہ کردیتے ہیں اسمیں مفعول یا صفت کا صیغہ تغیر نہیں پائے گا۔

علامات امکان

واحد غائب جمع غائب واحد مخاطب جمع مخاطب واحد متکلم جمع متکلم

شِئ - شِئ - شِيْ - شَئ - شِم - شُو

مثلاً وتل مصدر سے (نکلنا) وَتلی بہ شِی یا بہ وَتلی شِي دو طرح کہینگے۔

گردان مستقبل امکانی

	غائب	مخاطب	متکلم
واحد	ھغہ بہ وَتلی شِي وہ نکل سکیگا	تہ بہ وتلی شِي تو نکل سکیگا	زہ بہ وتلی شم میں نکل سکونگا
جمع	ھغوئ بہ وَتلی شِي وے نکل سکیں گے	تاسو بہ وَتلی شِي تم نکل سکوگے	مونږ بہ وتلی شُو ہم نکل سکیں گے

فعل نفی

قاعدہ - مستقبل کے صیغوں پر مطلقاً امکانی ہوں یا غیر امکانی لفظ **نہ** علامت نفی بڑہادیتے ہیں مثلاً رابہ شِي سے رابہ نہ شِي یا بہ رانہ شی اور دَرشِي سے دربہ نہ شِي یا بہ درنہ شِي دو طرح سے کہینگے۔ اِسکی گردان بعینہ مستقبل کی طرح ہے۔

مضارع

استقبال کی علامت یعنے بہ دور کرنے کے بعد مضارع کا صیغہ رہجاتا ہے (وُ) مضموم جس جس موقعہ پہ مستقبل پر آتی ہے۔ مضارع میں بجا رہیگی **مثلاً** راغلم چہ وکورم

لا اہم څه گورم چه جنگ کیږی - وغیره -

امر حاضر

(۱) مصادر غیر وضعیه میں سے تو صیغه حال کے اخیر کی (ی) حذف کرکے واحد کیلئے ہائی مختفی اور جمع کے واسطے یائی مشتقله آخر میں زیاده کر دیتے ہیں مثلاً آنړ ول (چهنا) سے آنړوه - آنړوئ اور آچول سے (ڈالنا) آچوه - آچوئ وغیره -

(۲) امر کے بهی اکثر صیغوں پر واو الحاقی لبشروطها بڑهائی جاتی ہے - مثلاً گوره - اور وګوره (دیکھ) لیږه - ولیږه (بهیج) وغیره -

(ف) جس صورت میں واو الحاقی بڑهائی جاتی ہے امر مجرد ہو جاتا ہے - اور بدون اسکے امر استمراری رہتا ہے - لیکن اس واو کی زیادت یہاں بهی قیاسی نہیں - صرف سماع پر موقوف ہے -

گردان امر مجرد		گردان امر استمراری	
جمع	واحد	جمع	واحد
ناسو ونیسئ	ته ونیسه	ناسو نیسئ	ته نیسه
تم پکڑو	تو پکڑ	تم پکڑتے رہو	تو پکڑتا ره

(۳) امر کے صیغوں میں کبهی مفعول کی ضمیر آجاتی ہے مثلاً کښیباسه (پہنا) سے کښې ئې باسه - ننه باسه سے ننه ئې باسه -

(۴) امر مجرد کے چند صیغے خلاف قیاس ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں - مبتدی کو غور سے دیکھنا چاہئے تاکہ اُسکو تبصره حاصل ہو -

امر مجرد خلاف قیاس	امر استمراری قیاسی
بوزه (لیجا ذی روح کو) بوزئ	بیایه (لیجاتا ره) بیائ
سمله (سوجا) سملئ	شمله (سوتا ره) سملئ
کیږده (رکھ) کیږدئ	ږده (رکھتا ره) بږدئ

کیږه (ہوتارہ) کیږئ	شه (ہوجا) شئ
زه (جاتارہ) زئ	لاړشه (جا) لاړشئ
راځه (آتارہ) راځئ	راشه (آجا) راشئ
وړه (لیجاتارہ) وړئ	یوسه (لیجا چیز) یوسئ

اگرچہ بر سبیل تبادل امر استمراری اور مجرد کے سب صیغے ایکدوسرے کی جگہ استعمال ہوتے ہیں لیکن جہاں استمرار مطلوب ہوگا وہاں اُس معنے کے لئے مجرد کے صیغوں کا استعمال لایعنی ہوگا

(۵) مصادر ترکیبیہ یا غیر وضعیہ میں سے امر مجرد کے بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ صفت تامہ اور پوری اسم کے اخیر لازم میں تو واحد کیلئے شه اور جمع کیواسطے شئ بیائے مشقلہ - اور متعدی میں واحد کیلئے لفظ کړه یا اُسکے مترادف یعنے کا - که - ک اور جمع کے لئے کړئ یا کئ ہر دو بیائے مشقلہ لگا دیتے ہیں - مثلاً خوږیدل (زخمی ہونا) سے

گردان

لازم		متعدی	
خوږ شه	خوږ شئ	خوږ کړه	خوږ کړئ

مصادر ترکیبیہ سے امر استمراری کے بنانیکا قاعدہ بعینہ ویسا ہی جیسا مصادر وضعیہ سے تھا - مثلاً

لازم		متعدی	
واحد	جمع	واحد	جمع
خوږیږه	خوږیږئ	خوږوه	خوږوئ
تو میٹھا ہوتا رہ	تم میٹھے ہوتے رہو	تو میٹھا کرتا رہ	تم میٹھے کرتے رہو
مړیږه	مړیږئ	مړوه	مړوئ
تو رجتا رہ	تم رجتے رہو	تو رجاتا رہ	تم رجاتے رہو

امر مجہول

یہہ بھی دو طرح کا ہوتا ہے - مجرد اور استمراری - اور دونو کے بنانیکا قاعدہ علیحدہ علیحدہ ہے

(۱) امر مجہول مجرد کا یہہ قاعدہ ہی کہ اُسی مصدر کے مفعول کے آخر لفظ شَہ واحد کے لئے
اور شئیٔ صیغہ جمع کیواسطے لگادیتے ہیں۔ اسوقت واو الحاقی بہی اکثر داخل ہوتی ہے۔
(۲) اور استمراری کیواسطے بجائے لفظ شَہ لفظ کیبرہ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً
لیدل مصدر سے (دیکہنا)

گردان

امر استمراری مجہول		امر مجرد مجہول	
جمع	واحد	جمع	واحد
لیدلی کیبریٔ	لیدلّی کیبرہ	وُلیدلی شئیٔ	وُلیدلّی شَہ۔
تم دکہلائے جاتے رہو	تو دکہلایا جایا کر	تم دکہائے جاؤ	تو دکہایا جا

امر استقبالی

پشتو زبان میں بلحاظ وقوع دو طرح کا امر ہوتا ہے ایک امر حالی جسکا تعلق زمانۂ حال سے ہوتا ہی اور جو متعارف ہے اور سب زبانوں میں آتا ہی۔ دوسرا امر استقبالی جسکا اثر زمانۂ آیندہ میں ظاہر ہوگا۔ فارسی اور اور زبانوں میں اگرچہ اسکے صیغے موجود ہیں جنکا معنے اور مذاق اہل زبان سمجہتے ہیں لیکن گرامر میں اُسکا علیحدہ نام کسی نے نہیں رکہا اور نہ غور سے دیکہا ہے۔ بلکہ اور صیغوں کے ذیل میں داخل کردیا ہے مثلاً لفظ بکنی ٹہیک امر استقبالی کا صیغہ ہے جسکو مضارع میں ملادیا ہے کیونکہ بکن کا یہہ معنے ہے کہ ابہی یہہ کام کر۔ اور جب آیندہ زمانے میں کسی کام کے کرنیکے لئے حکم دینگے تو وہاں ضرور بکنی ہی کہینگے۔ چنانچہ فردا بکنی یا حالا بکن۔ امر حالی تو بیان ہوچکا امر استقبالی کے بنانے کا قاعدہ یہہ ہی۔

قاعدہ۔ امر حالی کے اخیر کی (ہ) کو (ی) یائے مجہول سے بدل دیتے ہیں۔ لیکن امر استقبالی کا صیغہ استعمالاً صرف واحد حاضر میں منحصر ہے۔ مثلاً نن لاڑشہ سے صبا لاڑشی۔
اوس وُخورہ سے بیا وُخوری (پہر کہالینا) کیښینہ اب بیٹہ کیښینی پہر بیٹہ

جانا۔ وغیرہ۔

امر غائب*

قاعدہ - صیغۂ امر حاضر کے ساتھہ (دِ) دال مکسور لگاتے ہیں اور یہہ علامت کبھی پہلے کبھی آخر کبھی بیچمیں آتی ہے شلاً وِدِ کوری یا ھغہ دِ وُکوری یا وُکوری دِ یعنے وہ دیکھے یا اُسکو دیکھنا چاہیئے۔

امر متکلّم

وہ ہے جسمیں متکلّم کسی کام کے کرنیکی اجازت حاصل کرنیکی استدعا اور خواہش ظاہر کرتا ہے۔ یعنے میری نسبت کیا حکم صادر فرماتے ہیں اسمیں ایک طرح کا استفہام بھی ہوتا ہے۔ عربی اور فارسی اور اور زبانوں میں اسکو تغلیباً امر غائب کے ذیل میں داخل کردیا ہے۔

قاعدہ مرکبات میں سے توصیفات کے آخر لفظ شم واحد اور شُو جمع کے واسطے زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ جیسے کوزشم۔ کوزشو۔ اور باقی مادوں میں امر حاضر کے آخر بعد حذف (ہ) ہمہ اور واو معروف زیادہ کرتے ہیں۔

نہی

قاعدہ - صیغۂ امر عام قیاسی پر لفظ مَہ زیادہ کرنیسے نہی کا صیغہ بنجاتا ہے۔ جیسے زہ سے مہ زہ۔ خورہ سے مہ خُورہ۔ وغیرہ۔

اِس صورت میں واو تجرید یعنے واو الحاقی ہرگز زیادہ نہیں کیجاتی۔ اور نہ امر کے خلاف القیاس صیغے استعمال میں آتے ہیں۔ شلاً بوزہ سے مہ بوزہ نہیں کہہ سکتے۔

مرکبات میں صفت کے بعد نہی کی علامت لگاتے ہیں۔ جیسے مَہ خوبیرہ سے خُوب مَہ شہ۔ نہی کی علامت موخّر بھی ہوجاتی ہے۔ شلاً کوہ مہ۔

---

* یہہ نہی دو طرح ہوتا ہے۔ استمراری اور مجرّد۔ جسوقت واو تجرید اسپر زیادہ کیجاتی ہے امر غائب مجرد ہوجاتا ہے اور بدون اسکے امر غائب استمراری ہوتا ہے شلاً دِ کوری وہ دیکھتا رہے۔

امر و نہی دُعائی

امر و نہی کے صیغے کبھی دُعا کے محل میں مستعمل ہوتے ہیں اسوقت اُنکی ہیئت میں کچھہ فرق آجاتا ہے۔ نہی تو اصلی حالت پر رہتی ہے اور امر کیلئے صفت یا اسم کے اخیر لفظ شي اور اُسکے مختلف صیغے بڑہا دیتے ہیں۔ اِلّا مخاطب اور غایب میں دِ یعنے ایک دال مکسور زیادہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً گردان

لوئ دِشي۔ لوی دِشي۔ لوئ شي۔ لوی شئ۔ لوئ دِشم۔ لوئ دِشو

الٰہی وہ بڑا ہو جاے۔ الٰہی وہ بڑی ہو جاوے۔ تو بڑا ہو جائے۔ تم بڑی ہو جاؤ۔ میں بڑا ہو جاؤں۔ ہم بڑے ہو جاوین

نہی دعائی

صفت یا اسم کے اخیر واحد میں مَہ شي بیائے مجہول اور جمع میں بیائے مثقلہ زیادہ کر دیتے ہیں مثلاً ستړی مَہ شي۔ ستړی مَہ شئ (الٰہی ماندہ نہو جیو)

خواص فعل متعدّی

(۱) فعل متعدی ماضی میں فعل کی تذکیر اور تانیث اور افراد و جمعیت بلحاظ مفعول کے ہوتی ہیں۔ مثلاً لیدل مصدر سے

مونث	مذکر
ما هغه ښځه ولیدہ	هغې ښځې دا سړی ولید
مونږ هغه ښځې ولیدې۔	هغو ښځو دا سړي ولیدل

(۲) (۳) جگہ حالت افراد میں فعل متعدی کا جمع مذکر ہونا)

(۱) فعل متعدی کا مفعول جب ایک عام چیز ہو اور اُسکا ذکر نہ کیا جاوے تو اُسوقت فعل بصیغہ جمع آئیگا مثلاً ما او زید لي دي (یعنے سنا ہے) ما لید لي دي (یعنے دیکھا ہے) چا ویلي دي (کسنے کہا ہے)

(۲) جب مصدر مفعول واقع ہو تو بھی فعل جمع مذکر ہوگا مثلاً هغه کنځل کړي دي

(اُسنے دشنام دیہی کی ہے) تا لمبلئ دي (تونے غسل کیا ہی) دَ دَه کمبل زده دي (یہہ لکھنا جاتا ہے) ستا قلل ما لید لي دي (تیرا جانا میں نے دیکھا ہے)۔

(۲) څو - څه - هیڅ - لږ - بنه - بَد - اور اور جیسے کلمات عامه مفعول واقع ہوں تو بھی فعل جمع مذکر ہوگا - مثلاً څو دِ آخستي دي (تونے کتنا لیا ہے) څه يې لید لي دي (اُسنے کیا دیکھا ہے) هیڅ نه دي - (کچھہ نہیں) هغه بنه کړي دي (اُسنے اچھا کیا ہی) تا بد ویلي دي - (تونے بُرا کہا ہے)۔

(۳) فعل متعدی ماضی کا فاعل ہمیشہ ضمائر میں بجائے زه - ته - هغه (بہائے مختفی) کی ما - تا - هغه بہائے خفی ہوگا - اور اسمائے استفہام سے بجائے څوک کے چا - اور اسمائے اشارات سی بجائے دا کی مذکر کے لئے ده بہائے خفی - اور مونث کے لئے دِ ي بیائے مجہول آئیگا - اور مفعول کی علامتیں بہی انہی اسمائے مخصوصۂ مذکورۃ الصدر پر آئینگے - مثلاً

ما - تا - هغه } وُلید - لید لی دی - وُه - به وی - که وی -
چا - ده - دِي

ما ته مجہہ تا ته تجہہ هغه ته اُسے چا ته کسی ده ته - اِسے دی ته اِس عورت کو

(۴) جب فعل کے دو مفعول ہوں تو فعل کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت بہ لحاظ دوسرے مفعول کے ہوگی - مثلاً

جمع	واحد	
هغه د ری ښځوله د ری کالی ورکړل اُس شخص نے تین عورتوں کو تین زیور دئیے	هغه یو ښځی ته کنډول ورکړ اُس شخص نے ایک عورت کو ایک پیالہ دیا	مذکر
تا سړو ته څلور ډوډئ ورکړې تونے آدمیوں کو چار روٹیاں دیدیں	هغه د ری سړو ته یوه ډوډئ ورکړه اُس شخص نے تین آدمیوں کو ایک روٹی دیدی	مونث

(۵) جب فعل متعدی کے دو مفعول یا زیادہ بر سبیل عطف ہوں تو فعل کی تذکیر اور تانیث

اور وحدت وجمعیّت بہ لحاظ اُس مفعول کے ہوگی جو فعل کے قریب ہے ۔

(۶) فعل متعدی ماضی کا فاعل جب ایسا اسم مفرد ہو جسکے مذکر کا صیغہ یائے ملیّنہ اور مونث کا ہائے مختفی ہو تو حالت وحدت میں بھی جمع کا صیغہ مستعمل کیا جائیگا - یعنے مونث کی ۂ یائے مجہول سے اور مذکر کی یائے ملیّنہ یائے معروف سے مبدّل ہو جائیگی اور جمع کی حالت میں دونو یائیں (و) واو مجہول سے بدلینگے جیساکہ حروف مغیّرہ کے ساتھ ہوتا ہے اور اِن اسماء کا بوقت لحوق علامت مفعولیّت کے بھی یہی حال ہوگا مثلاً

واحد — جمع

مونث هغې ښځې - هغو ښځو } وَ وهلم - وهلّي يم - وهلي وُم

مذکر هغه سړی - هغو سړو } که وهلی - به وهلم - وهلی دَي

هغې ښځې ته - هغو ښځو ته } وکوره

هغه سړي ته - هغو سړو ته

(۷) فعل متعدّی بہ لحاظ فاعل کے سب حالتوں میں یکساں رہتا ہے - اسکی تصریف نہیں ہوتی ۔

واحد		جمع	
هغه	-	هغوی	ولید
هغې	-	〃	
تا	-	تاسو	
ما	-	موږ	

بحث حروف

حروف جارہ

(۱) کښې - په کښې - (بمعنے بیچ) ظرفیّت کا معنے دیتے ہیں کښې مجرور سے موخّر آتا ہے - لیکن په کښې - بصورت ترکیبی خاص بحالت محذوفیّت مجرور مستعمل ہوتا ہے - جیسا په کښې کښېنه یعنے اُسمیں بیٹھ - اور بصورت تحلیلی جارہ ہوتا ہے - اِس صورت میں

گویا حرف (پہ) ظرفیت کا فایدہ دیتا ہے۔ اور لفظ (کښې) اِسکے بعد بطور مفسّر ذکر کیا جاتا ہے جیسے پہ کور کښې ناست دِي۔ گھر میں بیٹھا ہے۔ ایسے محل پر کښې حذف بھی ہوسکتا ہے۔ (۲) پہ۔ باندِ۔ باندې بمعنے (اوپر) استعلا کیلئے آتے ہیں۔ لیکن پہلا پہلی۔ اور دوسرا پیچھے آیا کرتا ہے جیسے پہ سر۔ سَر باندِ (سر پر) کبھی باندِ۔ پہ کا مفسّر ہوتا ہے۔ جیسے پہ لاس باندِ پہ۔ اکیلا ظرفیت کا معنے بھی دیتا ہے جیسے۔ پہ غار ننَوَت۔ سوراخ میں گھس گیا۔

(۳) پَرِ۔ پِې۔ پَہٓ۔ (بمعنے اُسپر) یہہ بھی استعلا کا فایدہ دیتے ہیں۔ لیکن خاص محل پر مستعمل ہوتے ہیں۔ جہاں مجرور محذوف ہو۔ جیسے پرِ کیږدہ۔ یعنے اُسپر رکھدی۔ کبھی لفظ دَ پاسَ۔ باندِ۔ اِنکے بعد بطور مفسّر آتا ہے۔

(۴) لَہ۔ نَہ۔ بمعنے (سی) تجاوز اور ابتدا کے معنوں میں مستعمل ہوتے ہیں۔ لیکن پہلا مجرور سے پہلے اور دوسرا اُسکے پیچھے آتا ہے۔ اور لہ کی مجرور (مفرد مذکر کے اخیر زبر پڑھی جاتی ہے مثلاً لہ کورَ لبھر وُوَت (گھر سے باہر نکل گیا) کبھی نہ اِسکی توضیح کرتا ہے۔ اسوقت لہ کی مجرور پر زبر نہیں پڑھی جاتی جیسے لہ کوڑنہ وُوَت۔ (دَ) بھی خٹکوں کی زبان میں لہ کا معنے دیتا ہے جیسے دَ غرَ راکوزشُہ۔ پہاڑ پر سے اُترا۔

(۵) تر۔ تِې۔ تہٖ۔ تِنَہ (بمعنے اُس سے) یہہ بھی پہ کښې۔ اور پرِ کیطرح جار و مجرور دونو کی جگہ اکیلی استعمال ہوتے ہیں۔ اور یہی تینوں لفظ خاص طرح کے ہیں۔ جنکی نظیر بغیر پشتو کے اور زبانوں میں نہیں پائی جاتی جیسے قلم ترِ واخلہ۔ (قلم اُس سے لے لو)۔ تِنَہ پښتنہ وُکړہ۔ اُس سے پوچھو۔ خٹکوں کی زبان میں لفظ څیني۔ ترِ کا مترادف ہے۔

(۶) سَرَہ۔ (ساتھ) معیّت کا فایدہ دیتا ہے جیسا ھغہ سَرَہ (اِسکے ساتھ) کبھی اُسکے پہلے وَڑ۔ دَڑ۔ را۔ جو ایک طرح کی ضمیریں ہیں بلکہ وَڑ سَرَہ (اِسکے ساتھ) دَڑ سرہ (تیرے ساتھ) را سَرَہ (میرے ساتھ) پڑھا جاتا ہے۔

(۷) لرَہ۔ لَہ۔ دَ پارہ۔ (واسطے) براہیّت کا معنے دیتے ہیں۔

مجرور کے اخیر آیا کرتی ہیں - جیسے هغه له - ما لره - تا دَ پاره -

(ف) له کے پہلے ضمایر ثلثہ مخففہ کے ملنے سے وَله (اُسی)، دَله (تجھے) راله (مجھے) بنجاتا ہے - اصل میں یہہ له - لره کا مخفف ہے -

(۸) تر - پورې - (تک) انتہا کیلئے آتے ہیں - استعمال میں (تر) مجرور سے پہلے اور (پورې) پیچھے آتا ہے - اور دونو کے مجرور پر زبر پڑہی جاتی ہے - مثلاً تر کور - کور پورې (گھر تک) کبھی پورې - تر کا مفسر ہوا کرتا ہے جیسے تر ښار پورې (شہر تک)

(۹) لا - خاص موقعہ پر انتہا کے معنے میں مستعمل ہوتا ہے - اصلمیں یہہ حرف تر اوس کے معنے دیتا ہے جیسے لا نه دی راغلی (ابھی نہیں آیا) اسیواسطے اُسکا مفسر تر اوس آیا کرتا ہے مثلاً لا تر اوس ناست دی - ابتک بیٹھا ہوا ہے - کبھی مزید توضیح کیواسطے لفظ (پورې) بھی اُسکے اخیر بڑہا دیتے ہیں - کبھی - لا - کے معنے (باوجود اسکے) (معہذا) کے ہوتے ہیں مثلاً لا خوشحال نه دی - یعنے باوجود اسکے پھر بھی وہ خوش نہیں - فی الواقع یہہ بھی جار مجرور دونو کی جگہ اکیلا کام دیتا ہے - اور یہہ چوتھا حرف ہے -

(۱۰) راسې - ابتدائی زمانے کیلئے آتا ہے - اسکا مجرور ہمیشہ مقدم ہوتا ہے اور اُسکے آخر زبر پڑہی جاتی ہے جیسے پرونَ راسې نه مَ دی لید لی (یعنے کل سے اُسکو نہیں دیکھا ہے) عربی زبان میں اس لفظ کی نظیر مُنذ اور مُذ ہے مثلاً ما رایتہ مذ یومین (یعنے اُسکو دو دن سے نہیں دیکھا ہے) لسانی فارسی میں بھی اسکے لئے ایک خاص لفظ یعنی دفطرہ ہے - مثلاً کہتے ہیں کہ (دیروز فطره او را ندیده ام) یعنے کل سے پہلے اُسے نہیں دیکھا -

(ف) جن اسما پر زبر پڑہی جاتی ہے کبھی اُنکے اخیر ہائے مختفی بغرض اظہار حرکت لکھ دیتے ہیں - جیسے پرونه راسې وغیرہ -

کلمات تاکید و مبالغه

(۱) ټول - ورّه - له خیلې - له واره - په کړه (سب کے سب) استغراق اور تعمیم کا فایدہ دیتی ہیں - اُنکے مقابلے میں ځینې ځینې - اور ځواک ځواک - ځال ځال

یعنے کوئی کوئی) چرنه چرنه (کہیں کہیں) گلّه کلّه (کبھی کبھی) یو نیم ایک آده (کوئی نه کوئی) بولے جاتے ہیں -

(۲) خو - پخپله - په خان (بذاته - خاص وه) جیسے هغه خونه دی راغلی دهغه خوئی راغلی دی - یہاں خو - لفظ خود کا مخفف ہے -

(۳) تك - بحرکت بین بین خاص رنگوں کی تاکید کرتا ہے - شلاً تك تور (بالکل کالا) تك سپین (نہایت ہی سفید) تك شین (بالکل ہرا) تك زیر (بالکل زرد) تك سور (بالکل لال) یہہ لفظ ان ہی رنگوں میں منحصر ہے -

(۴) غت - غټه - صرف لفظ نیم - نیمه - سر - خپ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے شلاً غت نیم (بالکل آدہا) غټه - نیمه - شپه (ٹہیک آدہی رات) غت سرئی ترې پریکړ (بالکل اُسکا سر کاٹ دیا) یعنے کچھ بھی نه چھوڑا -

(۵) جك - بحرکت بین بین صرف لفظ جوړ کی تاکید کرتا ہے - شلاً جك جوړ دی - (بالکل تندرست ہے)-

(۶) ټکنړه - ټکنړی - صرف لفظ غارمه کے ساتھ آتے ہیں شلاً ټکنړه غرمه (ٹہیک دوپہر جسوقت آفتاب سمت الرّاس پر ہو جسکو عربی میں قایم الظہیره کہتے ہیں

(۷) قلاره - صرف لفظ شومه کی تاکید کرتا ہے شلاً شومه قلاره راغی (یعنی رات کے ایسے وقت آیا که سب لوگ دم ہو گئے تھے) اصلمیں یہہ دو نو لفظ شام - اور قرار کے بگڑے ہوئے ہیں - (۸) برق - بہلهٔ بہمنه صرف لفظ سپین کی تاکید کرتا ہے جیسے سپین برق دی (یعنے اسقدر سفید ہے جسکی طرف دیکھ نہیں سکتے) اس لفظ کا اصل برق ہے -

(۹) تم - صرف لفظ تور کی تاکید کیا کرتا ہے جیسے تور تم دی (یعنے اس قدر تاریک ہے جس میں کچھ نظر نہیں آتا)

(۱۰) تپ - صرف لفظ کوڼ (بہرا) ړوند (اندہا) کے ساتھ - لیکن مقدم آتا ہے جیسے تپ ړوند دي (بالکل اندہا ہے جسکو کچھ نظر نہیں آتا) اور تپ کوڼ دي

(ویورا بہرا ہی جسکو کچھہ سنائی نہیں دیتا)

(۱۱) تَپر - کَرشَپ - یہہ دونو لفظ صرف لفظ زُوړ (بوڑہا) کی تاکید کرتے ہیں جیسے زُوړ تَپَر (بہت بوڑہا) پیر فرتوت - زوړ کَرشَپ ایسا بوڑہا جسکے مونہہ میں ایک دانت بہی نہ ہو -

(۱۲) دَکُوکُو - بواو اول معروف و ثانی مجہول صرف لفظ لېوَنَي (دیوانہ) کی تاکید کرتا ہے مثلاً دَکوکو لېوَنَی - یعنے سخت دیوانہ جسکا جنون مُطبق ہو -

(۱۳) دَچَلو - صرف لفظ کوني - کی تاکید کرتا ہے جیسا دَچَلو کوني یعنے مفعول مطلق غیر مختص بواحد - یہہ پشتونوں کی ایک مشہور گالی ہے -

(۱۴) سَخ - صرف لفظ سوړ (ٹہنڈا) کی تاکید کرتا ہے جیسے سوړ سَخ یعنے بالکل ٹہنڈا جس میں ذراسی گرمی بہی نہو -

(۱۵) کَشکَر - لفظ اُوچ (خشک) کے ساتھ مختص ہے جیسے اُوچ کشکر یعنے نہایت سوکہا جو بالکل سپید ہوجاوی

(۱۶) زَهَر - صرف لفظ ترِیښ (کڑوا) کے ساتھ آتا ہے جیسے ترِیښ زَهَر - یعنی ایسا تلخ کہ جسکو کہا نہ سکیں

(۱۷) فُرُوت - صرف لفظ ترِیو (کہٹا) کے ساتھہ مخصوص ہے جیسے ترِیو فروت - کہٹا چور - بہت ہی ترش

(۱۸) هَپّ وخَردي - یعنے خالص گدہا ہے - نِرا اُلو ہے -

(۱۹) تُور - فقط لفظ تَش (خالی) کی تاکید کرتا ہے جیسے تش تور یعنے بالکل خالی جس میں کچھ بہی نہ ہو -

(۲۰) لَغَړ - صرف لفظ بَربَنډ کی تاکید کرتا ہی جیسا بربند لغړ یعنے بالکل برہنہ ننگا بہبوت لسان حال فارسی میں اس موقعہ پر (لُچ ولق) بولتے ہیں -

(۲۱) دَریان - صرف لفظ حیران - کی تاکید کرتا ہے جیسے حیران دریان وُدرید یعنے ششدر کہڑا ہوگیا - اسکی جگہ هَلَت بلت بہی آتا ہے -

(۲۲) سُوټ - لفظ بوټ (بمعنے تُرش پیشانی) کی تاکید کرتا ہی جیسا سُوټ بوټ وَلاړ دی یعنے سخت روٹہا ہوا کہڑا ہی - یہہ لفظ ایک اور محل پر استعمال ہوتا ہے جیسے سُوټ بوټ یې وُتړه - یعنے خوب کسکر اُسے باندہا -

(۲۳) کنگل - صرف لفظ (یخ) کی تاکید کرتا ہے جیسی یخ کنگل دی یعنے نہایت ٹھنڈا ہی جسکو استعمال نہیں کر سکتے -

(۲۴) خُوشت - صرف لفظ لُوند (یعنے گیلا) کی تاکید کرتا ہی چنانچہ لُوند خُوشت یعنے ایسا گیلا کہ گویا اُس سے پانی ٹپکتا ہے -

(۲۵) پَر - صرف لفظ غُوړ کے ساتھ آتا ہی جیسی غُوړ پَر - یعنی ایسا چرب جس سے چکنائی ٹپکتی ہے

حروف تکیہ کلامی

(۱) کنَہ - اکثر اخیر میں آتا ہی جیسا کښینه کنَه (بیٹھ جا) اصلمیں حرف تردید اور حرف نفی سی مرکب ہی -

(۲) خُوچه - یہ کلمہ کبھی پہلے آتا ہی کبھی اخیر میں جیسے کښینه خُوچه (یعنے بیٹھ تو سہی) - بعض مقامات میں حقارت کا فایدہ بھی دیتا ہی اُسوقت اکثر مقدم ہوا کرتا ہی مثلاً خُوچه داخه وائی یعنے واہیات بکتا ہے -

(۳) خُو - اکثر کلمے کے بیچ میں حایل ہو جاتا ہی مثلاً ته راخُوشه (آتو سہی) نه ننَه خو وُوزه - (تو گھس تو سہی)

(۴) باری - بیائے مجہول - مثلاً خه باري (چلا جا) باري راشه (چلا آ) باري وَرشه (اسکو پاس چلا جا)

(۵) جُوړ - مثلاً جُوړ کښیناست (بیٹھ ہی گیا)

(۶) نُو - جیسی وُد رید نُو (کھڑا ہو گیا) نه زي نو جاتا ہی نہیں -

(۷) بَرَه - مثلاً بَرَه دیر وران سړي دي - (بہت ہی خراب آدمی ہے)

کلمات تنبیہ و توبیخ

بس کَه - هان - بَیْرته - پهَم کَه - بيدارشه - هلّه - پوه شَه - مَه - يَه - هَي - هُنَه -

حروف تمنّا

کَشکَري کَه - کَشکه -

کلمات شک و افتراض

(۱) جوړ - مثلاً جوړ فلانکی دی (شاید فلانا ہے) - (۲) به وي - مثلاً هغه به وی (شاید وہ ہوگا) - (۳) بوبه - مثلاً بوبه چه راشي (یعنے خداجانے کب آیگا - (۴) بنائی - مثلاً بنائی چه واخلي - ممکن ہے کہ لے لے) (۵) خدائی خبر (کیا معلوم) (۶) خدائی زده - کیا کہیں - (۷) کوند - مثلاً کوند راغلي وي (شاید آیا ہو) (۸) کنږه - مثلاً کنږه وا دِ نه خلي - فرض کرکہ وہ نہ لے - (۹) هدو مثلاً هدو را دِ نه شي - فرض کرکہ وہ نہ آوے - تو پھر کیا ہوگا -

کلمات تیقن

(۱) او (۲) بی شک (۳) ریبیتیا (۴) خدائی بزو - مثلاً اوته دروغ وائی - بے شک تو جھوٹ کہتا ہے - وغیرہ -

کلمات تخضیض

جو کسی کام پر سرگرمی دلانے کے محل پر استعمال کیجاتی ہیں -

(۱) هلا - مثلاً هلا ریل روانیږی (جلدی کر ریل جاتی ہے) (۲) الا الا - پٹھانوں لوگ اکثر دھاوی اور انبوہ عظیم اور حشر اور آور سخت کاموں میں اس کلمہ کو استعمال کیا کرتے ہیں - اور یہہ دونو لفظ عربی الاصل ہیں -

کلمات تحسین

شابا - آپرین - اصلیں دونو شاباش اور آفرین کے بگڑے ہوئے ہیں -

کلمات تفرین یعنے جو طعن لعن اور پھٹکار کے موقعہ پر بولی جاتے ہیں ۱۲

آخ - آخنس - پتی موشه - لړی - چخی - میرات شه - وجاړ شه - اکثر یہہ کلمات عورتوں کے استعمال میں آتے ہیں - مردونکی بول چال میں کم پائے جاتے ہیں -

کلمات تخذیر

جو کسی امر مخوف سے بچانے اور کسی موذی چیز سے پرہیز کرانیکی موقعہ پر استعمال کیجاتی ہیں -

اسکے لئے دو لفظ ہیں (۱) هُورته - یعنے بچو - (۲) راشه - جب نہی کے صیغے پر داخل ہوتا ہے تو یہہ معنی دیتا ہے - جیسا رحمن سرنہٹری کہتا ہے ٥ راشه مه کوه لَه چا سره دِ جفا - یعنے ظلم سے بچ -

کلمات حسرت و تأسف

وہ کلمے ہیں جو کسی شئے پر افسوس کرنیکے وقت بولے جاتے ہیں -

وَخ - وش - وَیٔ - ارمان - توبه - پُوف - اُف - الله - هرکوره

مثلاً هرکوره چه لاس مِ نه رسي - افسوس کہ میرا ہاتھہ نہیں پہونچتا -

کلمات تعجب و انبساط

جو خوشی یا تعجب کے موقعہ پر بولے جاتے ہیں - اَخ - اِيِ هي - آها - واه -

کلمات ربط

	غائب		مخاطب		متکلم	
مذکر	دَئ	دي	یٔ	ئ	یم	یو
	یائے ملینه	یائے معروف	یائے مشقلہ	یائے مجہول	میم ما قبل مبہم	واو معروف
مونث	دَه	//	//	//	//	//

شته اور نِشته یا نیشته - یہی جو اصل میں نه شته ہے ربط کے کلمے ہیں - اِلّا پہلے کو اثبات اور دوسرے کو نفی میں استعمال کرتے ہیں - درحقیقت یہہ دونو فارسی کے دو کلموں ہست اور نیست سے بنائے گئے ہیں -

(ف ۱) شته اور دَي - میں یہہ فرق ہے - کہ

(۱) شته - وجود شئی کی نسبت استفہام اور جواب استفہام میں مستعمل ہوتا ہے - مثلاً کور کښ څوك شته (گھر میں کوئی ہے) یا کوزه کښ اُوبه شته (کوزے میں پانی ہے) کے جواب میں اُو شته (ہاں ہے) - یہاں دَي نہیں کہہ سکتے - کبھی انکے آخر دَي کو بغرض تاکید زیادہ کرکے شته دَي اور نشته دي کہتے ہیں -

(۲) شته - صرف غائب میں مستعمل ہوتا ہے - اور دَي عام ہے -
(۳) شته - مفرد اور جمع دونوکیواسطے برسبیل اشتراک بولا جاتا ہے - اور دَی کی گردان
ہوتی ہے - مثلاً هغه شته - هغوئ شته -
(۴) شته فعل تامہ کی جگہہ ہی آتا ہے اور دَی ناقصہ کے موقعہ پر بہی استعمال ہوتا ہے -

حروف مغیّرہ

وہ کلمات ہیں جو کلمات مخصوصہ کی ہیئت میں ہوافقہ مخصوصہ پر اپنی محاورت کے لحاظ سے
کسیقدر تغیر معیّنہ پیدا کرتے ہیں - وہ یہہ ہیں - (۱) حرف اضافت یعنے (دَ) دال
مفتوح - (۲) حروف جارہ جو بیان ہوچکے - (۳) علامت مفعول یعنے لہٗ ته
(۴) حروف ندا - یعنے اُو - اَیْ وغیرہ - (۵) بعض ظروف جیسے سَرَه (ساتھ)
څخَه - (پاس) - لاندِ (نیچے) وغیرہ -

تابع مغیّرہ

یعنے وہ امر جو جاری مجری حروف مغیّرہ اور عمل تغیّر میں اُنکی طرح ہو وہ صرف ایک چیز ہے
یعنے فاعلیّت فعل متعدّی ماضی اسماء مخصوصہ کے لئے -

عمل حروف مغیّرہ

(۱) جب مصادر - اعداد - اسمائے جنس اور نیز اُن جموع مذکّرہ و مؤنثہ کے ساتھ جنکی اخیر یائے معروف
و یائے مجہول ہوں استعمال کئے جاویں تو اُن سب کے اخیر وا مجہول پڑہی جائیگی اور نیز جس مفرد
مذکّر کے اخیر یائے ملیّنہ ہو وہ بصورت جمع - یعنی بیائے معروف - اور جس مفرد مونّث کے آخر ہائے مختفی ہو
بیائے مجہول یعنے بصورت جمعیّت ملفوظ و مکتوب ہوگا -
(۲) جس اسم مفرد کے آخر یائے معروف ہوگی حروف مغیّرہ کے آنیسے منقلہ ہوجائیگی - مثلاً
سُوْرلِي - خپلولی - رشتینولی سے دسورلَیٌ - خپلولی لہ قبلَ -
رشتینولَیٌ دَ پارہ کہینگے -
(۳) اکثر اسماء جیسے بلنون - لرمون - زنکون - ژوندون - نمونتر - کی واو

حروف متغیرہ کے سبب الف سے بدل جاتی ہے اور اُنکی اخیر ایک (ہ) زیادہ کرکے لرمانہ زنکانہ - ژوندانہ - نمانزہ - کہتے ہیں -

حروف قسم

پہ - بہ و - ہیں - اِلّا پہلا مُقسَم بہ کے پہلے اور دوسرا پیچھے آتا ہے - جیسے پہ پیغمبر (پیغمبر کی قسم) پہ خدائی (خدا کی قسم) اور خدایٔ بہ و - کبھی دونوں ملکر آتے ہیں - جیسے پہ پیربابا بہ و (یعنے سید ابو علی ترمذی المعروف بہ پیربابائے بنیروال) کی قسم ہے -

حرف بیان

چہ - مفرد یا جملہ کے بعد آکر ماقبل کا بیان کرتا ہے جیسے د اخبرہ چہ ته وائی زہ نہ منم یہ بات جو تو کہتا ہے میں نہیں مانتا - خوشحال خٹک کہتا ہے - ع

نہ چہ داسی پہ غوغا د روحی سیلاب + داسی وَلّي پہ یودم کبنی شی کرباب

حروف تعلیل

(۱) ځکّہ - (اسلئے) مثلاً ځکہ لاړم چہ تہ رانہ غلی - اسلئے میں چلا گیا - کہ تو نہ آیا -

(۲) وَلّي - (کیونکہ) مثلاً لا ړنہ شوم وَلّی چہ دی نہ وُہ - میں نہ گیا کیونکہ یہہ نہ تھا -

(۳) چہ - (تاکہ) مثلاً ځم چہ یی نچلا کړم - میں جاتا ہوں تاکہ اُسکو راضی کروں -

(۴) دِ دَپارہ - (لہذا - اسواسطے) دِ دَپارہ راغلم چہ دِ بوزم - میں اسلئے آیا ہوں کہ تجھے لیجاؤں -

حروف شرط و جزا

کہ - چہ - هرچہ - حروف شرط ہیں - اور نو - حرف جزا ہے **مثال** - کہ دي راځی نو زہ ځم - اگر یہہ آتا ہے تو میں جاتا ہوں - چہ وائي نو لاړ شه - جب یہہ کہتا ہے تو چلا جا -

هرچہ خاص خٹکوں اور بنیروں کی بولی میں آتا ہے - عبدالرحمن کے دیوان میں یہہ لفظ بہت آتا ہے -

(ف) جزا جب ماضی ہو تو اسوقت لفظ یَه کے ساتھ مستعمل ہوتی ہے۔ شلاً که تا
ویلی وَی نو زه یه د رغلی وُم - اگر تو کہتا تو میں تیرے پاس چلا آتا۔

حروف شرکت واختصاص

هُم - بہائے مضموم شرکت کیلئے آتا ہے شلاً نه هُم تلّی وم - میں بھی گیا تھا - اور خو
تخصیص کیلئے شلاً هغَه خو تلی دی - وہ تو گیا ہے۔

حروف نفی وسلب

بي - نا - نَه - نَه - ہیں - اِلّا فرق یہہ ہے کہ بی جو آمد پر آتا ہے - اور نا - صفات پر
اور نَه بہائے مختفی اکثر جملے پر آتا ہے اور مکرر ہوتا ہے اور نه بحرکت بین بین افعال مطلقه
پر شلاً بي زده (ڈرپوک) بی بنی (بیقاعدہ) نا دوغ - نا جوړ (بیمار)
نا پوهه (نادان) دی نه زی - نه راذی - بھی نه جاتا ہے نه آتا ہے -
نه خو دی - نہیں کہتا -

حروف ایجاب

وہ حروف ہیں جو جواب کے محل پر آتے ہیں وہ یہ ہیں - اُو - هو - نه - بنه - هان
پہلے تینوں استفہام کے جواب میں آتے ہیں شلاً کوئی پوچھے کہ - تلّی وِ ي (تو گیا تھا) تو وہ
جواب میں کہے گا کہ اُو - یا هو یا نه - اِلّا پہلے دونو اثبات میں اور تیسرا سلب کے محل پر
آتا ہی - بنه - امر یا نہی کے جواب میں آتا ہے - شلاً کہیں کہ داسی کوَه - یا هسی مه کوه
(یعنی ایسا کر یا ویسا نه کر) تو وہ کہے گا کہ بنه (یعنے اچھا) هان - ندا کے جواب میں آتا ہی -

حروف ندا

وَ - وَی - یَه - یِ - اي - ہیں - اِلّا وَی عورتوں کی بول چال میں آتا ہے -
(۱) منادیٰ مفرد مذکر کے آخر بغیر حرف مدّہ وہائے مختفی کے زبر پڑھی جاتی ہے اور اگر یائے
ملینہ ہو تو ثقلہ ہو جاتی ہے شلاً ای دوړَ - ای سړیَه -
(۲) مونث کے آخر جب یائے ثقلہ نہو) تو یائے مجہول پڑھی جاتی ہے اسواخر میں ہائے نفت

مخفی ہو تو حذف ہو جاتی ہے۔ شلاً ای ښځې۔ ای پرستنې۔ ای مُوږې۔

(۳) منادیٰ جمع ہو تو اخیر میں واو مجہول لگائی جاتی ہے۔ اسوقت اخیر کی (ی) مطلقاً حذف کردیتے ہیں۔ جیسے ای سړو۔ ای ښځو۔ ای بنی آدمو۔ ای مرغانو ای غلو۔ ای سپو ښځو۔

(۴) حرف ندا محذوف بھی ہو تو بھی اخیر منادیٰ میں ویسا ہی عمل رہیگا۔ یعنی زبر پڑھ ہی جائیگی۔ شلاً هلکَ چرته زې (او لڑکے تو کہاں جاتا ہے۔

(۵) کبھی منادیٰ مفرد میں زبر کے بعد ہائے مخفی بھی زیادہ کردیتے ہیں۔ اور منادیٰ جمع صحیح کے آخر صرف ضمہ پر اکتفا کرلیتے ہیں۔ شلاً ای هلکه (اے لڑکے) ای هلکانُ (اے لڑکو)

حروف عطف

اَوْ۔ هُم۔ بیا۔ چه۔ لادلاسَ۔ وصل کے معنے کیلئے مستعمل ہوتے ہیں۔ اِلّا۔ اَوْ۔ اور هُم مطلق اجتماع کا فایدہ دیتے ہیں۔ لیکن اَوْ عطف مفرد بر مفرد۔ اور هُم۔ عطف جملہ بر جملہ کیلئے مختص ہے۔ اور مکرر آتا ہے شلاً احمدا و محمود راغلہ۔ (احمد اور محمود آئے) هغه ډوډۍ هم وُخوړه او به يې هم وُڅښلې (اُس نے روٹی بھی کھائی اور پانی بھی پیا)۔

بیا۔ میں ترتیب کا لحاظ بھی ہوتا ہے۔ شلاً زید راغی بیا بکر (پہلے زید آیا پھر بکر)۔

چه۔ ترقی کیلئے آتا ہے اور ہم اسکی تاکید کیواسطے پیچھے ذکر کیا جاتا ہے۔ شلاً هغه نن څه چه پرون هم نه دی حاضر شوی (وہ آج کیا بلکہ کل بھی نہیں حاضر ہوا)۔

لادلاسَ۔ اضراب کیلئے آتا ہے شلاً هغه څه رانه کړه لادلاسَ يې رانه واخيست۔ اُسنے مجھے کچھ نہ دیا بلکہ مجھسے لیا۔

حروف تردید

یا۔ یاخو۔ که۔ کنې۔ ہیں۔ الّا پہلے دو شک کے مقام میں آتے ہیں۔ جیسے هغه یا مړدی یا خو ژوندی۔ وہ یا مرگیا ہے یا زندہ ہے۔

کہ - ایک شی کی تعین کیلئے آتا ہے جیسے دا آخلی کہ هغه (یہہ لیتا ہے کہ وہ)

کنی - مساوات کیلئے آتا ہے جیسے دا اورکړه کنی هغه (یہہ اُسے دیدی نہیں تو وہ)

یعنے دونو برابر ہیں - یہہ لفظ اصل ہیں کہ نه وی کا مخفف ہے -

حروف استثناء

بی له - سوا - منکر - خو - کنره - ولی - ہیں - مثلاً بی له ماوړه تلی دی

(میرے بغیر سب گئے ہیں) منکر - فارسی کلمہ مگر کا بگڑا ہوا ہے -

خو - استدراک کیلئے آتا ہے - جیسے زید ښه دی خو رښتیا نه وائی - زید

اچھا آدمی ہے پر سچ نہیں بولتا - ولی - خو - کا مترادف ہے -

کنره - (یعنے ورنہ) زیادہ تر اشعار میں آتا ہے - رحمٰن سرنہری کہتا ہے - ؎

که سودا ده خو دوستی د محمد ده + کنره نه شته په دُنیا بله سودا

حروف تشبیہ

په شان - غند - سی - څنګره - بید و - څوبهو - جوړ - هڅو - لکه

نه به وائی چه - بیان مشابہت کیلئے آتے ہیں - الّا پہلے تینوں مشبہ بہ سے پہلے اور

باقی اُس سے پیچھے آیا کرتے ہیں جیسے کنی په شان د ی (انگلی کیطرح ہے) لاس غند

ہاتھ کی طرح - (۲) سی - اکیلا نہیں آتا بلکہ اسم اشارہ کے ساتھ ملکر آتا ہے - مثلاً

داسی سړی (ایسا آدمی) هسی ښځه (ویسی عورت) اصل ہیں هغه سی تہا

(۳) څنګره - خاص استفہام کے موقع ہیں آتا ہے جیسے څنګره آس (کیسا گھوڑا)

څنګره چه غواړی (جیسا کہ تو چاہتا ہے) اصل ہیں یہہ څه رنګه کا مقلوب ہے

کبھی مخفف ہو کر څنګه بھی آجاتا ہے - دُود - اور خیر بھی تشبیہ کے کلمے ہوا

کرتے ہیں -

کلمات مقدار

څومره - (کتنا) دومره (اتنا) هومره (اتنا) - اصل ہیں ومره

مقدار کیلئے ہے - څه استفہامیہ وموصولہ - دغه - اسم اشارۂ قریب - هغه اسم اشارہ بعید کے ساتھہ ملکر مخفف ہو گیا - انمیں واحد جمع اور مذکر مؤنث سب یکساں ہیں -

ډیر - زیات (بہت) ډیر ځله (کئی دفعہ) هر څو صره (جتنا) هر څو - (ہر چند - ہر قدر) هر یو - (ہر ایک) هر څه (سب کچھ) لږ کوټی (تھوڑا سا) پسا نړی (ذرّہ سا) -

کلمات تنکیر

څوک - څنی - څه - ځا جیسے څوک سړی ولاړ دی (کوئی آدمی کھڑا ہی) څنی داسی وائی (کوئی ایسا کہتا ہی) څه خیز پروت دی (کچھہ چیز پڑی ہوئی ہے) چاته زیان مه رسوه (کسیکو نقصان نہ پہونچا) اس صورت میں اخبار کا فایدہ دیتے ہیں - کبھی لفظ هر بھی بغرض استغراق ومزید تعمیم ان اسمار پر بغیر څنی کے داخل ہو جاتا ہے - کبھی لفظ هیڅ - څوک پر زیادہ ہو کر اجتماع ع ثقلین سے بعد حذف اسکو هیڅوک بنا دیتا ہے -

کلمات تاکید نفی

هیڅ - هرگز - هیچری - هیچرته - کله و - له سره - ہیں - الّا پہلا تاکید اسم - اور دوسرا تاکید فعل - اور تیسرا تاکید زمان اور چوتہا تاکید مکان اور پانچواں اور چھٹا تاکید مضمون جملہ کے لئے آتے ہیں - مثلاً هیچری نه ذی (کبھی نہیں جانا) هیچرته نشته (کہیں نہیں) هڅ ونه پوهیږی - یا له سره نه پوهیږی (اصلا نہیں سمجھتا) -

معانی حروف مفردہ ومرکبہ

خو

پانچ معنوں کیلئے آتا ہی (۱) استدراک - مثلاً ډیرم و خو رانه غی (بہت

کہاں پر نہ آیا) (۲) تنبیہہ اور زجر کیلئے شلاً خو پریږده سړیه - (جانے دو جی)
(۳) تاکید کیواسطے - شلاً خو نه دی راغلی (نہیں آیا) (۴) تکیہ کلامی - مثلاً
دی خو نه زی (یہہ تو نہیں جاتا) (۵) یقین کے لئے - شلاً خو را پاسید
(اُٹھ ہی آیا) -

د

(۱) دال مفتوح اضافت کی علامت ہے جیسے دَ زَیْدْ آس - زید کا گھوڑا -
(۲) دال مکسور یعنے دِ - تین معنوں کے لئے آتی ہے -
(۱) امریہ - جو امر غائب کے صیغے میں آتی ہے - جیسے رادِ شي -
(۲) دعائیہ - جو دُعا کے محل میں مستعمل ہوتی ہے جیسے مبارات دِ شی -
(۳) خطابیہ - جو واحد مخاطب کی ضمیر ہوتی ہے - جیسے کار دِ وُشه -

ه

(۱) تانیث کیواسطے جیسے غله - خَرَه - وغیرہ میں - یہہ ه ہمیشہ مختفی ہوتی ہے -
(۲) جمع کیلئے ہمیشہ خفی ہوتی ہے - جیسے ملهٔ - مْرهٔ - وغیرہ میں -
(۳) ہائے سکتہ - جو لون ترنم اور منصوبات کے اخیر آتی ہے جیسے کوینه - کار ونه بیت

و

(۱) ضمیریہ - جیسے و له - وته - میں - یہہ ہمیشہ مفتوح ہوتی ہے -
(۲) تجریدیہ - جو امر استمراری کو مجرد بنا دیتی ہے - اکثر مضموم ہوا کرتی ہے -
(۳) الحاقیہ - جو ماضی مطلق اور مستقبل وغیرہ صیغوں پر بغرض اُنکی تکمیل کے داخل ہوتی ہے - اکثر مضموم ہوتی ہے -
(۴) واو صلہ - جو خٹکوں کی بول چال میں بعض مواقع پر تزئین کیلئے زاید آتی ہے مفتوح ہوتی ہے - (۵) واو جمع جو حروف مغیرہ کے سبب اسمائے جموع اور اسمائے جنس و مصادر وغیرہ کے آخر آتی ہے - ہمیشہ مجہول ہوتی ہے -

(٦) واو متکلم جو جمع متکلم کے صیغہ کے اخیر لگائی جاتی ہے۔ جیسے زو۔ یہ معروف ہوتی ہے

(٧) واو نسبت۔ جو صیغہ واحد غایب کے اخیر بعضے موانعہ پر آتی ہے جیسے راغلو وغیرہ وغیرہ۔ یہہ واو ہمیشہ مجہول ہوتی ہے۔

ی

(١) یائے غیبت۔ جو مطلق غایب کے صیغوں کے آخر آتی ہے۔ معروف ہوتی ہے۔ مثلاً راغی۔

(٢) خطابیہ۔ جو مخاطب کے صیغوں کے اخیر آتی ہے واحد میں مجہول اور جمع میں مشقلہ ہوتی ہے۔

(٣) یائے جنسیت جو مونثات کے اخیر بحالت افراد و جمعیت دونوں آتی ہے۔ اور مشقلہ ہوتی ہے۔ مثلاً سخئ - سپئ - وغیرہ۔

(٤) جمع مذکر۔ یہہ واو ہمیشہ معروف ہوتی ہے مثلاً سړي - سپي وغیرہ۔

که

(١) حالی۔ جو کول سے حال کا معنی دیتا ہے۔ اصلمیں کوئی۔ یا کاندِ کا مخفف ہے۔

(٢) شرطیہ جیسے که راشي نو ښه ده۔ اگر آوے تو اچھا ہے۔

(٣) تردیدیہ۔ جیسے که ښه وي که بد۔ خواہ اچھا ہو خواہ بُرا۔

به

(١) استقبالی۔ جو مضارع پر داخل ہوکر مستقبل بنا دیتا ہے۔ مثلاً به راشي آئے گا۔

(٢) جزائیہ۔ جو جزا میں بعض صورتوں میں آتا ہے۔ مثلاً که تا ویلّی وَی نو به راغلی وم۔ اگر تو کہتا تو میں چلا آتا۔

مصادر وضعیه ترکیبیه

الف ممدوده

آچوُل - ڈالنا
آخل - گوندہنا
آخیستل - لینا
آړوُل - پلٹنا
آستوُل - بہیجنا
آغستل - پہنا
آغیړل - انترانا
آلوتل - اُڑنا
آلوزوُل - اُڑانا
آنړوُل - چُننا
آوښتل - گرفتار ہونا
آوروُل - سُنانا
آوریدل - سُننا

الف مقصوره

اُبوُل - پلانا
اَتالیدل - ٹہرنا
اَتالوُل - ٹہیرانا
اُچیدل - سوکہنا
اُچوُل - کہڑا ہونا سوکہانا
اُډریدل - ٹہیرا
اُدروُل - کہڑا کرنا
اُړوُل - پہیرنا
اُزګاریدل - فارغ ہونا
اُوچتوُل - اُٹہانا
اُوچتیدل - اُٹھنا
اُوږدیدل - لمبا ہونا
اُوسیدل - رہنا
اُوسوُل - بسانا
اُودل - بُننا
ایستل - نکالنا
ایښل - رکہنا
ایساریدل - توقف کرنا

بای موحده

بائیلل - ہارنا
بخښل - بخشنا
بَدلیدل - بدلنا
بَدلوُل - بدلانا
برېښیدل - درد کرنا چمکنا
بمرقیدل - چمکنا
بُکنیدل - ڈرنا
بلل - بلانا
بلیدل - بلنا-جلنا
بلوُل - روشن کرنا-جلانا
بَنړل - بُننا
بَنړیدل - بُنجانا-بہکنا
بوُتلل - لیجانا
بوُختیدل - کُہبنا
بیوُل - لیجانا
بیلوُل - الگ کرنا

بای فارسی

پاتیکیدل - رہنا
پاسیدل - اُٹہنا
پاسوُل - اُٹہانا
پاکوُل - پونچہنا
پاکیدل - پاک ہونا
پټوُل - چہپانا
پټیدل - چہپنا
پُښتیدل - پوچہنا
پخوُل - پکانا

پخېدل - پکنا
پېښېدل - کبھی کبھی آنا، اتفاق پڑنا
پرانیستل - کھولنا
پرېوتل - گرنا
پرزول - گرانا
پرېښل، پرېښودل - چھوڑنا
پرېکول - کاٹنا
پرسېدل - سوجھنا
پړول - مات کرنا
پړېدل - ہارنا
پژول - زخمی کرنا
پښېدل - کند ہونا
پسول - کند کرنا
پشېدل - شونگنا
پوهېدل - سمجھنا
پوهول - سمجھانا
پورتکول - لگانا
پورېوتل - پار چڑھنا
پهرول - بچھڑانا
پهرېدل - بچھڑنا

پېژندل - پہچاننا
پېیل - پرونا
پېرودل - خریدنا

ت

تاوېدل - تپنا، غصے ہونا
تاوول - متعدی منہ
تختول، تښتول - بھگانا
ترهېدل - چونکنا، ڈرنا
ترخېدل - کڑوا ہونا
تړل - باندھنا
تشېدل - خالی ہونا
تشول - خالی کرنا
تلول - تلنا، بھونا
تلل - تولنا
تنکول - دق کرنا
تودول - گرم کرنا
تورېدل - کالا ہونا
توکل - کھرچنا، پونچھنا
تورول - کالا کرنا
تلل - جانا، چلنا

توښېدل - بیٹھنا
تولېدل - سرکنا
تویول - بہانا، گرانا
تېرېدل - گزرنا، حمل لینا، تیز ہونا
تېرول - بسر کرنا، گزارنا، تیز کرنا

ټ پښتو و افغانی

ټپول - کوٹنا
ټخول - کوٹنا
ټرېدل - ٹرکنا، بکنا
ټنګېدل - بکنا
ټکول - مارنا، کوٹنا
ټکېدل - مار کھانا، میدہ ہونا
ټنګول - ٹھکورنا
ټولول - جمع کرنا
ټولېدل - جمع ہونا
ټوخېدل - کھانسنا
ټوخل - کھانسنا
ټوکل - کترنا، ٹکنا

نوکیدل - کٹ جانا
نکاویدل - ٹھیرنا
نبلوهل - دھکیلنا

ښ - ج

جاروتل - واپس ہونا
جارستل / جارماتل } قے کرنا - واپس کرنا
ژړیدل - رونا
ژړول - رولانا
جنګیدل - لڑنا
جنګول - لڑانا
جوړیدل { سازش کرنا / آمادہ ہونا / تندرست ہونا
جوړول - متعدی منہ
جول - چوسنا
ژوبلیدل گھایل ہونا
ژوبلول - متعدی منہ

چ

چاپول - چھپوانا
چاپیدل چھپنا
چاخیدل - تیز ہونا
چاخول - متعدی منہ
چاودیدل - پھٹنا
چرکیدل - جھڑکنا
چغیدل { پکار کرنا / پھیرنا بولنا
چغول - متعدی منہ
چلول - چلانا { راہ پر کرنا - ادا کرنا / ابھانا
چلیدل - لازم
چڼول - چھاننا
چڼیدل - چھن جانا
چول - پھاڑنا
چوړلول - گھمانا - پھیرنا
چونړول - تشخیص کرنا
چوړیدل مرض میں چڑ[illegible]
چیچل - لڑنا - چبانا

خ - ښ

خارښتیدل - کھجلانا
خارښتول - متعدی منہ
خایدل - مناسب ہونا
خبریدل - مطلع ہونا
خبرول - متعدی منہ
خټل - چڑھنا
خښیدل - گھسنا - دفن ہونا
خځول - متعدی منہ
خپریدل - پھیلنا ظاہر ہونا
خپرول - متعدی منہ
خړپیدل { خراٹے مارنا / خرخر کرنا
خرابیدل - خراب ہونا
خرابول - متعدی منہ
خشمیدل - [illegible]
خڅیدل - [illegible]
خشتیدل - [illegible]
خشتول - متعدی منہ
ښکل یا ښکنل - کھنا
ښکلول - چومنا
ښکیلول { ونہ کا ڈالنا / پیچھا رسی لگانا
خلاصیدل - چھوٹنا
خلاصول - چھوڑانا
ښکاریدل - نظر آنا
ښکارول - متعدی منہ
خندل / خندیدل } ہنسنا
خوړل - کھانا
خوړول - کھلانا

خوږیدل { دکھنا / گھایل ہونا }
خوږول - زخمی کرنا
خوږول - متعدی منہ
خوزیدل - ہلنا
خوزول - متعدی منہ
خوړول - پچھانا
خوریدل { بکھرنا / پھیلنا / پچھنا }
خوږیدل - میٹھا ہونا
خوږول - متعدی منہ
خوښیدل - پسند کرنا
خوښول - پسند کرنا
خوریدل - پھیلنا
خورول - متعدی منہ
خوشالیدل - خوش ہونا
خوشالول - خوش کرنا
ځوځول / خیل { دکھلانا }

د

داغو - داغ کرنا
دلول - دلنا
درزول - کوٹنا - مارنا
دمول - دم کرنا
درنول - بھاری کرنا
درنیدل - بھاری ہونا
دنګل - کودنا
دیکل - دھکیلنا

دال معقودہ

ډبول - مارنا - کوٹنا
ډزول - ایضاً
ډکیدل - بھر جانا
ډکول - بھرنا
ډنګول - نقارہ بجانا
ډوبیدل - ڈوب جانا
ډوبول - ڈبونا

ر

راتلل - آنا
راښکل - راښکل - کھینچنا
راوستل - لانا کسی آدمی کو
راوړل - لانا کسی چیز کا
رپول - متعدی منہ
رپیدل - آنکھ کا پھڑکنا - کانپنا
رپول - آنکھیں پھڑکانا جھپکانا
رټل { توبیخ کرنا / گھورنا / جھاڑ دینا }
رسیدل - پہونچنا
رسول - پہنچانا
رغیدل { تندرست ہونا / سیا جانا }
رغول - متعدی منہ
رغړیدل - لیٹنا
رغښتل { لوٹنا / بند کا کوٹ جانا }
رغړول - متعدی منہ
رڼیدل - صاف ہونا پانی کا
رېږدیدل - کانپنا
رېښل - کاتنا

رائی معقودہ

ړپول - کھولنا
ړنګول - "
ړنکول - چھاچھ رڑکنا

ز - خ

زاړیدل - فدا ہونا
زاړول - قربان کرنا
زېښل - چوسنا

زرغونیدل - اُگنا
زرغونول - اگانا، سبز کرنا
زده کول - سیکھنا
زړیدل { بوڑھا ہونا / پورانا ہونا }
زړول - پرانا کرنا
زغمل - سہنا
زغلیدل - دوڑنا
زغلول - دوڑانا
زغاستل - دوڑنا
زلیدل - چمکنا
زلول - متعدی منہ
زنبل - څنبل - روئی تُننا
زنزول - / ځنځول { جھولانا (جھکانا ہلانا) }
زنګل - جھولنا
زنګول - متعدی منہ
زوړندیدل - لٹکنا
زوړندول - لٹکانا
زهیریدل - غمگین ہونا
زهیرول - تکلیف دینا
زېږل - جننا - بیانا

زېږیدل - پیدا ہونا - جننا
زیاتول - زیادہ کرنا
زیاتیدل - بڑھنا

س - څ

ساتل - رکھنا - پالنا
سپړدل - اُدھیڑنا
سپل / څپل - / سپپسل { سپیچنا }
سپینیدل - سفید ہونا
سپینول - سفید کرنا
سپارل - سپرد کرنا - سونپنا
سټهل - چاٹنا - چکھنا
سټهول - متعدی منہ
سرل / سریدل { چرنا }
سرول - چرانا
سړول - ٹھنڈا کرنا
سړیدل - ٹھنڈا کرنا
سڅیدل - ٹپکنا
سڅول - ٹپکانا
څښل - پینا
څکل - چکھنا

شکنیدل - چونڈی بھرنا
شکېستل - { ونبرنا - کترنا / قطع کرنا }
سمسوریدل - لسنرنا - خوشہ نکالنا
سمیدل - سیدھا ہونا - درشت ہونا
سمول - متعدی منہ
څملاستل - سونا - لیٹنا
څملول - سولانا - لٹانا
سمبالیدل - سنبھلنا
سمبالول - سجانا - ٹھیک کرنا
سندل - جھاڑنا
سولیدل - گھسنا
سولول - گھسانا
سول - جلنا - جلانا
سوزیدل - جلنا
سیزل - جلانا
سرخیدل - چھپنا
سرخول - چھپانا

ش

شپیل / شپیلول { چبانا - چونڈنا }

شرَیل - رڑکنا
شَرمیدل - شرمانا
شَرمَول - شرمندہ کرنا
شَمَرَل - ہانکنا
شَرقیدل - چھلکنا
شلیدل - ٹوٹنا - پھٹنا
شلَول - متعدی منہ
شمیرل - شمارل - گننا
شَنرَول - چھڑکانا
شنریدل - چھنڑکنا
شوکیدل - گھسنا
شوکول - کھونا - لوٹنا

غ

غپل - بھونکنا
غپول - متعدی منہ
غَرتیدل - موٹا ہونا
غتول - موٹا کرنا
غُبنتل - مانگنا
غُبنتل - بتی بٹنا - وغیرہ
غُڅیدل - کٹ جانا
غُڅول - کاٹنا
غُرزَول - پھینکنا - ڈالنا
غُرزیدل - گر جانا
غُرَیدل - بکواس کرنا
غَرقیدل - ڈوبنا غرق ہونا
غرقول - ڈبونا
غَمبیدل - غصے میں آنا
غمیدل - آنکھیں کھولنا
غَمَول - آنکھیں جھپکانا
غَریدل - بجنا - بڑبڑانا
غرَول - متعدی منہ
غُلیدل - دھوکا کھانا
غُلول - متعدی منہ
غوبلیدل - پامال ہونا
غوبلول - پامال کرنا
غوزیدل - لیٹنا
غوزَول - لیٹا کرنا - لٹانا
غوریدل - کھلنا - بچھنا
غورَول - چوڑنا - بچھانا

ق

قبلول - ماننا - قبول کرنا
قبلیدل - قبول ہونا
قتلول - قتل کرنا
قتلیدل - مارا جانا
قہرول - ستانا - دق کرنا
قہریدل - غصے میں آنا

باب کاف

کتل - دیکھنا
کرل - بونا
کرپول - دلنا - چبانا
کریدل - چڑنا - دکھ اٹھانا
کرول - دکھ دینا
کنیدل - ٹیڑھا ہونا
کنول - متعدی منہ
کلول - سونڈھنا
کلیدل - سونڈھا جانا
کمول - گھٹانا
کمیدل - گھٹنا
کنودل، کنستل - کھودنا
کنځل - گالی دینا
کونړیدل - بہرا ہونا
کوزیدل - اترنا
کوزول - اترانا

کوول - کرنا
کېدل - ہونا
کېنجول - رکھنا
کېوتل - پہنسنا - گرجانا
کېښتل - پہنانا
کښېناستل - بیٹھنا
کښېنول - بیٹھانا

کاف فارسی

گټل - کمانا - جیتنا
گرېدل - لنگڑا ہونا
گهول - متعدی منہ
گډېدل - ناچنا - ملنا - رلنا
گډول - متعدی منہ
گرځول - پھرانا
گړول - کھلانا
گرېدل - لازم
گرمبېدل - چکی کا پہاڑ گرجنا
گرموول - متعدی منہ
گرمېدل - گرم ہونا
گرمول - گرم ہونا
گزارول - پہینکنا - ادا کرنا
گنړل - خیال کرنا - سمجھنا

گنډل - سینا
گونگېدل - گھونٹنا غصّی ہونا
گوټل - گھونٹنا - گلہ پکڑنا
گېرول - گھیرنا
گېرېدل - لازم

باب لام

لوبول - کھیل کرنا
لټول - ڈھونڈنا
لرل - رکھنا
لېږل - لوٹنا - ہلانا - اوڈکرنا
لغړېدل - لٹکنا
لگېدل - کھڑا ہونا
لگول - متعدی منہ
لگېدل - لگنا - حمل اٹھانا
لگول - متعدی منہ
لږول - گھٹانا
لمسول - بہکانا
لمبل - نہانا
لمبول - نہلانا
لنډېدل - کوتاہ ہونا
لنډول - متعدی منہ
لنگېدل - بیانا - جننا

لنگول - متعدی منہ
لوستل - پڑھنا
لوستل - پہینکنا - ڈالنا - بکھارنا
لولول - پڑھانا
لوټل - لوٹنا
لوتول - متعدی منہ
لوئېدل - جدا ہونا
لوشل - دوہنا
لوړېدل - اونچا ہونا
لوړول - متعدی منہ
لوندېدل - بھیگنا - تر ہونا
لوندول - متعدی منہ
لوېدل - گرنا
لېږل - بھیجنا
لیدل - دیکھنا
لیکل - لکھنا
لېږدول - لادنا

م

ماتول - توڑنا
مښل - ملنا
مړل - مړکېدل - مرنا